سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

منگل،30۔دسمبر2014

(یوم الثلاثہ،7۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 14

975

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1۔ محترمہ شمیلہ اسلم: اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ (Ramp) ریمپ بھی بنوائے جائیں۔

2۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید و فروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) بمعہ خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کر کے (Monitoring Network) سے منسلک کیا جائے۔

3۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔

4۔ محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔

5۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی NGOs اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔

977

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

منگل، 30-دسمبر 2014

(یوم الثلاثہ، 7-ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ
فَٱسْتَغْفَرُوا ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا ٱللَّهَ
تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

سورة النِّسَاء آيات 64 تا 65

اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے (65)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گجر ہواؤں کے گنگنائے، حضور آئے حضور آئے
فضا کی خوشبو یہی بتائے، حضور آئے حضور آئے
عطائے ربّ جہاں دیکھو، نبی کی آمد کی شان دیکھو
ہواؤں نے بھی دیئے جلائے، حضور آئے حضور آئے
اللہ کے گھر سے ہوئے روانہ، مدینے پہنچے شہ زمانہ
تو بچیوں نے یہ گیت گائے، حضور آئے حضور آئے
لبوں کو اپنے سنوارتا ہے، ہر ایک سرور پکارتا ہے
حضور آئے حضور آئے حضور آئے حضور آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! بہت اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میرے پاس معزز ممبر نے ایک complaint کی ہے لیکن اس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ First come first serve کے حساب سے سوالات آتے ہیں اور جو pending کئے جاتے ہیں ان کا نمبر بھی پہلے آجاتا ہے۔ پہلے باؤاختر علی صاحب پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے تھے شاید وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، باؤاختر علی صاحب!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! کل لاہور انار کلی بازار میں ہولناک آتشزدگی کا جو واقعہ ہوا ہے جس کے باعث کافی جانیں چلی گئی ہیں یہ ایوان اس واقعہ پر غمگین ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے لئے فاتحہ کرلی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے پتا کرلیں کہ اُن کی تدفین ہو چکی ہے؟

باؤاختر علی: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ کل کا یہ واقعہ ہے تو تدفین ہو چکی ہو گی۔

جناب سپیکر: ظاہر والی بات نہیں ہے پہلے آپ پتا کریں۔ اگر تدفین ہو چکی ہے تو پھر ہم فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہمیں بڑا افسوس ہے اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ اس پر ہم سب کو صدمہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چونکہ میں بھی فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا تعلق walled city سے ہے۔ میں نے بارہا اس ایوان میں کہا کہ جتنا علاقہ شاہ عالم مارکیٹ، رنگ محل، انار کلی، برانڈرتھ روڈ، پیپل ویہڑے اور اکبری منڈی کا ہے یہ time bomb ہے۔ یہاں اللہ نہ کرے کوئی واقعہ ہو جیسے کل

انار کلی میں ہوا ہے لیکن یہاں تو پھر بھی Rescue والے پہنچ گئے۔ اربوں روپے کا بزنس ایسی گلیوں میں ہو رہا ہے جن میں آدمی بھی سیدھا نہیں چل سکتا۔ میرا اشارہ شاہ عالم مارکیٹ، رنگ محل مارکیٹ اور رنگ محل کا وہ علاقہ ہے جہاں کبھی ڈبل ڈیکر جایا کرتی تھی لیکن اب وہاں سے سائیکل بھی نہیں گزر سکتی۔ آپ کو بھی یاد ہو گا کہ لاہور میٹروپولیٹن کا اُس وقت کا جو ماسٹر پلان تھا اس میں ہر جگہ پانی دو طرح سے استعمال ہوتا تھا۔ ایک گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے اور ایک اللہ نہ کرے اس قسم کی آفات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ان تمام جگہوں پر پلازے بن گئے ہیں، پانی کی کہیں بھی availability نہیں ہے اور کہیں کوئی گیس لائن ایسی نہیں ہے جہاں سے لے کر anti fire gas چلائی جائے۔ ہم تجاوزات کو ختم تو نہیں کر سکیں گے جس کا آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ پیسا کہاں جا رہا ہے لیکن ہم کم از کم واٹر لائنیں ضرور کھینچ سکتے ہیں جن کے اندر ہم pumping کر کے حادثے کی صورت میں پانی پہنچا سکیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ انار کلی میں جیسے اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے تو لاہور کا بہت بڑا آبادی کا علاقہ time bomb ہے اس پر آپ ایک دن مقرر کریں، کچھ تجاویز میں بھی دینا چاہتا ہوں اور دیگر میرے معزز ممبران بھی دیں گے لہذا اس معاملے کو بہت seriously لیں۔ آپ کا بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات اس میں add کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی سیاست نہیں ہونی چاہئے اور میں تمام ممبران سے یہ اپیل کروں گا کہ اس معاملے میں سیاسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس واقعہ میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں جو بہت ہی افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر: بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے ساتھ کراچی میں ٹمبر مارکیٹ کا واقعہ بھی کل ہی ہوا جو بہت افسوسناک ہے۔ میں یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے تو آپ گورنمنٹ کو یہ ہدایت کریں جیسے وزیر اعلیٰ پنجاب نے چوبیس گھنٹے میں اس کی انکوائری رپورٹ طلب کی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں یہ انکوائری رپورٹ ایوان میں بھی آ جائے اور اس پر بحث بھی ہو کیونکہ اب ہم زیادہ reactive ہو گئے ہیں pro active نہیں ہیں۔ پیش بندی ہم نہیں کرتے اور جب واقعہ ہو جاتا ہے تو ہم سر پیٹنا شروع کر دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ پوری رپورٹ یہاں پر آنی

چاہیے، اس پر بحث ہونی چاہیے اور یہ پوری طرح سے thrash out ہو تا کہ اس کی روشنی میں مستقبل کے اقدامات کا تعین کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، نوٹ کر لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ on record بات ہے کہ کل وقفہ سوالات کے دوران میرے ہی سوال میں تھا کہ 267 بلڈنگز لاہور میں ایسی ہیں جن میں کل تک کی رپورٹ کے مطابق اس وقت بھی خاطر خواہ safety prevention measures نہیں ہیں۔ کل شام کو ہی یہ واقعہ ہو گیا ہے تو اگر آپ مہربانی کر کے متعلقہ محکمہ کو یہ کہہ دیں کہ وہ 267 بلڈنگز at least on record ہیں، ان کے لئے کوئی نہ کوئی خاطر خواہ طریق کار یا ایکشن پلان بنا لیا جائے تا کہ آنے والے وقت میں جو on record ہیں، اس پر یہ سانحہ نہ ہو۔ صرف اتنی سی request ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات نوٹ کریں اور پھر متعلقہ وزیر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بھی کہیں کہ اس پر پوری طرح سے notice لیں۔ باؤ اختر صاحب! آپ نے پتا کیا کہ ان کی تدفین ہو گئی ہے تا کہ ہم کراچی والے واقعہ اور لاہور کے واقعہ پر فاتحہ خوانی کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں پتا کروا لیتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اس حوالے سے پتا کر لیں اور اتنی دیر میں ہم سوالات لے لیتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2492 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 20۔مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ کی جیلوں میں سزایافتہ خواتین سے لی جانے والی مشقت و دیگر تفصیلات

*2492: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیاصوبہ کی جیلوں میں سزایافتہ خواتین سے مشقت لی جاتی ہے،اس مشقت کے عوض انہیں کتنی سالانہ معافی دی جاتی ہے؟

(ب) پنجاب کی جیلوں میں اپنے خاوندوں کو قتل کرنے یا قتل میں معاونت کرنے کے الزام میں کتنی سزایافتہ خواتین قید ہیں،کیاان میں ایسی خواتین بھی ہیں جن کے ساتھ ان کے شیر خوار بچے بھی موجود ہوں؟

(ج) کیاحکومت پنجاب،بچوں کی طرح خواتین کے لئے علیحدہ جیل بنانے پر غور کررہی ہے؟

(د) پنجاب کی جیلوں میں کتنی غیر ملکی خواتین منشیات کے الزامات کے تحت بند ہیں،ان میں کتنی حوالاتی under trial ہیں اور کتنی سزایافتہ ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سزایافتہ خواتین سے صرف خواتین وارڈ میں ہی کڑھائی اور سلائی کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ ان کی فنی تعلیم کو یقینی بنایاجائے اور اس کے عوض انہیں چھ یوم ماہانہ کے حساب سے 72یوم سالانہ معافی دی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 19۔01۔2014 تک 40 خواتین مقید ہیں جن پر اپنے خاوندوں کو قتل کرنے کاالزام ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان میں ایسی خواتین بھی شامل ہیں جن کے ہمراہ شیر خوار بچے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ خواتین اسیران کے لئے علیحدہ جیلیں بنائی جائیں گی اس وقت خواتین اسیران کے لئے زنانہ جیل ملتان میں موجود ہے اس کے علاوہ پنجاب کی اکیس جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے علیحدہ بیرکس موجود ہیں جن میں چار دیواری اور پردہ کا خصوصی انتظام ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں بھی خواتین اسیران کے لئے علیحدہ جیل بنانے کاارادہ رکھتی ہے جس کے لئے زمین کی تلاش جاری ہے اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ

کوآرڈینیشن آفیسر کے اکاؤنٹ میں مبلغ 80.898 ملین روپے جمع کروائے جا چکے ہیں ضلعی حکومت راولپنڈی سے اس سلسلے میں گفت وشنید جاری ہے۔

(د) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 20-01-2014 تک منشیات کے الزامات کے تحت چار غیر ملکی قیدی خواتین اور پانچ غیر ملکی حوالاتی خواتین موجود ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ پوچھنا ہے کہ شیر خوار بچے جو قیدی خواتین کے ساتھ ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شیر خوار بچے چھ سال کی عمر تک قانونی طور پر اسیران عورتوں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور بچوں کے لئے خاص قسم کی ڈائٹ جو ڈاکٹر recommend کرتے ہیں وہ انہیں دی جاتی ہے۔ ایجوکیشن کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ ٹیچرز کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور بچوں کی خوراک و تعلیم وغیرہ کا سارا انتظام کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک شیر خوار بچے کے لئے محکمہ کتنا بجٹ allocate کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! خوراک کا کل بجٹ جتنا بھی ہوتا ہے یہ بجٹ اس میں شامل ہوتا ہے اور یہ علیحدہ نہیں ہوتا۔ جب اس کو count کیا جاتا ہے تو فی کس جو بھی آتا ہے اس وقت 80 روپے کے قریب total ہے وہ اس پر ہوتا ہے، علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ وہاں موجود ڈاکٹر لکھ کر دیتا ہے کہ اس بچے کو یہ ڈائٹ چاہئے اور وہ ensure کی جاتی ہے جو کہ اس بچے کو دی جاتی ہے جس میں دودھ، چینی، پھل اور چاول وغیرہ ہیں جو ڈاکٹر اس وقت بچے کی صحت کے مطابق recommend کرتا ہے تو وہ اسے دی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کے بارے میں کہا ہے کہ خواتین کے لئے ایک علیحدہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے لئے 80.898 ملین روپے ڈی سی او کے

پاس جمع کروا دیئے گئے ہیں۔ یہ جواب 2014-02-27 کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں موصول ہوا ہے اور دس ماہ گزر گئے ہیں تو اس کی latest position کیا ہے، زمین acquire کر لی گئی ہے، منصوبہ بن گیا ہے اور تعمیر شروع ہو گئی ہے تو اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ابھی تک اس جیل کی تعمیر شروع نہیں ہوئی کیونکہ اس کی زمین کے حصول کے لئے کافی مسائل آرہے تھے۔ فنڈز ہم نے ڈی سی او کے behalf پر وہاں بھیج دیئے ہیں، acquire کرنا اور زمین کے معاملات وغیرہ ڈی سی او کرتا ہے کیونکہ وہ ضلع کا کلکٹر ہوتا ہے تو as such وہاں ابھی تک زمین فائنل بھی نہیں ہوئی اور کام شروع نہیں ہو سکا۔ اس وقت پنجاب کی جتنی بھی جیلیں ہیں، ہر جیل میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک موجود ہے اور خواتین کے لئے سپیشل جیل ایک ہی ہے جو کہ ملتان میں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ خواتین کے لئے راولپنڈی جیل کے تعمیراتی کام کو شروع کیا جائے کیونکہ ہمارا زیادہ focus تھا کہ 12 نئی جیلیں بن رہی تھیں جن کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ 10- ارب روپے سے بھی زیادہ فنڈ دیا ہے اور انشاء اللہ ہم اگلے مہینے جنوری کے آخر تک چار نئی جیلیں open کرنے جا رہے ہیں اور priority پر وہ جیلیں تھیں جن اضلاع میں وہ جیلیں نہیں تھیں اور پچھلے دس سالوں سے بننے کے لئے کام ہو رہا ہے لیکن وہ مکمل نہیں ہو رہی تھیں اس لئے زیادہ focus ان جیلوں پر رہا کیونکہ دور دراز کے علاقوں میں قیدیوں کے لواحقین بھی پریشان تھے جبکہ ان قیدیوں کو عدالتوں میں لے جانے پر پولیس کا اربوں روپے خرچ ہوتا تھا، focus رہا ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کو ensure کرواتا ہوں کہ انشاء اللہ اس بجٹ میں یہ جیل بھی شامل ہو گی اور اس کو جلدی شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں ایک بات معزز ممبران سے کرنا چاہتا ہوں۔ تمام معزز ممبران کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کے رولز کے مطابق جب کوئی مقرر تقریر فرما رہے ہوں تو ان کے سامنے سے اس طرح سے نہیں گزرا جاتا بلکہ avoid کیا جاتا ہے تو مہربانی کر کے اچھا طریق کار اختیار کیا کریں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو بہت لمبا چوڑا جواب اور باقی چیزیں بھی اس کے اندر لپیٹ کر اس کو گول مول کرنے کی کوشش کی ہے۔ عبدالوحید صاحب ہمارے بھائی اور اچھے منسٹر ہیں جو کہ بڑی محنت بھی کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کا proper follow up نہیں ہے۔ 2014-02-27 کو جواب آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ضلعی حکومت راولپنڈی سے اس سلسلے میں

گفت و شنید جاری ہے۔ اب دس ماہ کی گفت و شنید ہو گئی ہے اور مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کتنے مہینے مزید گفت و شنید جاری رہے گی، منسٹر صاحب یقین دہانی کروائیں کہ ایک ماہ کے اندر یا دو ماہ کے اندر جگہ فائنل کر لی جائے گی؟ میں نہیں سمجھتا کہ ضلع راولپنڈی کے اندر جگہ موجود نہیں ہے لیکن اس کو اگر proper follow up نہیں کیا جاتا تو اسی طرح کئی چیزیں sludge رہتی ہیں کیونکہ رکاوٹ کوئی نہیں۔ محکمہ نے کہا ہے کہ پیسے جمع کروا دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، محکمہ کی طرف سے بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور کلکٹر صاحب نے اب اس کو لینا ہے اور زمین acquire کرنی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ایوان اور معزز ممبر کو یہ ضرور ensure کرواؤں گا کہ آئندہ جلد ہی یہ زمین حاصل کر لی جائے گی اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھ کر اس کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ فنڈ تو رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! وہ فنڈز زمین کے لئے تھا اور جیل بنانے کے لئے اگلے مالی سال میں فنڈز رکھے جائیں گے۔ میں ensure کرتا ہوں اور ذاتی طور پر اسے take up کرتا ہوں۔ اس حوالے سے میں جلد ہی ایوان کو بھی بتا دوں گا کہ کب تک ہم اس کو کر رہے ہیں۔ یہ ڈی سی او صاحب نے کرنا ہے اور ہم تو اسے follow کرتے ہیں اور اس حوالے سے دو تین letter بھی لکھ چکے ہیں۔ میں اس معاملے کو personally take up کرتا ہوں اور جلدی کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ کیا Land Acquisition Act 1894 active ہے؟ اگلی بات میں پھر کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ ضلعی حکومت کا ہے اور ہمارے محکمہ کے under یہ ایکٹ نہیں آتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Public interest میں 1894 کے Land Acquisition Act کے تحت صرف 90 دنوں میں ہر زمین اور ہر property constructed بھی acquire کر سکتے ہیں۔ ایوارڈ کرنا صرف land acquisition collector کا کام ہے۔ اس کا indent دینا، اس کو proceed کرنا محکمہ کا کام ہے۔ جب 1894 کے ایکٹ کے تحت اس وقت بھی تمام زمینیں جہاں پر کوئلے کے power plant لگ رہے ہیں وہ اس وقت بھی acquire کی جا رہی ہیں تو یہ کیوں نہیں ہو رہا اور اس کے اندر delay کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو ڈی سی او سے رپورٹ لے کر ہی بتا سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ جناب سپیکر! یہ تو محکمہ نے کہنا ہے کہ ہمیں یہ پراپرٹی چاہئے اور یہ پیسے ہمارے پاس ہیں اور آپ ایوارڈ issue کریں تو land acquisition collector ایوارڈ سنا دیتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ تین دفعہ نوٹیفکیشن ہوتا ہے۔ پہلے دفعہ 4 کا ہوتا ہے اور آخر میں 4-17 کا ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم چھ ماہ سے ایک سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ یہ اتنی جلدی نہیں ہو جاتا کہ میں نے زمین لینی ہے تو فوراً مل جائے بلکہ negotiation کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد بات آگے بڑھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ایکٹ موجود ہے؟

جناب سپیکر: وہ کب کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایکٹ موجود ہے لیکن ایکشن نہیں ہے لہذا ایکشن لیا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ ضلعی حکومت کا کام ہے اور انہوں نے کرنا ہے کیونکہ ہم نے پیسے دے دیئے ہیں۔ ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ ہم اسے جلدی کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 608 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 838 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*838: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر ایکسائز چکوال کو مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ڈائریکٹر کے دفتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) مالی سال 12-2011 میں -/2,414,320 روپے فراہم کئے گئے۔

اسی طرح مالی سال 13-2012 کے لئے -/3,692,604 روپے فراہم کئے گئے۔

چکوال میں ڈائریکٹر ایکسائز کی اسامی نہ ہے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلع چکوال میں محکمہ ایکسائز کو ہیڈ کرتا ہے لہذا بجٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کو ہی دیا جاتا ہے۔

(ب) سال 12-2011 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر -/458,262,4 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے پر کل -/11,310 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 13-2012 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر -/5283871 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے پر کوئی خرچ نہ ہوا۔

نوٹ: تنخواہ کمپیوٹرائزڈ پے رول کے ذریعے ملتی ہے اور sanctioned strength کے مطابق جاری ہوتی ہے۔

(ج) سال 2011-12 میں یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر کل -/67852 روپے خرچ ہوئے جس میں ٹیلیفون کی بل ادائیگی پر -/10,750 روپے اور بجلی کے بل کی ادائیگی پر -/57,102 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 2012-13 میں یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر کل -/138,515 روپے خرچ ہوئے جس میں ٹیلیفون کے بل کی ادائیگی پر -/56,000 روپے اور بجلی کے بل کی ادائیگی پر -/82,515 روپے خرچ ہوئے۔

(د) یہ سوال محکمہ ہذا کے متعلق نہ ہے۔

(ہ) سال 2011-12 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کل -/102470 روپے خرچ ہوئے جس میں پٹرول پر -/87,500 روپے خرچ ہوئے اور مرمت پر -/14,970 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 2012-13 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کل -/91,959 روپے خرچ ہوئے جس میں پٹرول پر -/66,700 روپے خرچ ہوئے اور مرمت پر -/25,259 روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1154 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے ان کی request آئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وصولیوں میں ہدف سے کم ریکوری کی تفصیلات

*839: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 11۔2010 کے لئے محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 20۔ارب 10 کروڑ روپے رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10 ماہ میں صرف 7۔ارب 90 کروڑ کی ریکوری ہو سکی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اتنی کم ریکوری (وصولی) کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ مالی سال 11-2010 کے لئے محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 20۔ارب 10 کروڑ روپے رکھا گیا تھا بلکہ مالی سال 11-2010 میں محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 12۔ارب 32 لاکھ رکھا گیا تھا۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ بھی درست نہ ہے کہ 10 ماہ میں صرف 7۔ارب 90 کروڑ کی ریکوری ہو سکی بلکہ پہلے 10 ماہ میں 9۔ارب 45 کروڑ 53 لاکھ کی ریکوری ہوئی جو کہ مختص شدہ ہدف کا 79 فیصد ہے جبکہ پورے مالی سال کی وصولی 11۔ارب 43 کروڑ 51 لاکھ روپے ہے جو کہ مختص شدہ ہدف کا 95 فیصد ہے۔

(ج) چونکہ سوال بیان بالا جز (الف و ب) میں بیان کردہ حقائق سے محکمہ ایکسائز انکاری ہے لہذا جز (ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1155 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1808 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2386 سردار محمد آصف نکئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر سوال نمبر 2330 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پراپرٹی ڈیلروں کو لائسنس جاری کرنے اور اسمبلی میں قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*2330: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ میں پراپرٹی ڈیلروں کو تربیت دینے اور لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بیرونی ممالک میں پراپرٹی ڈیلر بننے کے لئے چھ ماہ کی تعلیم و دیگر قواعد و ضوابط پر عمل کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ڈیلر تمام ترقیاتی اداروں میں بلا لائسنس دندناتے پھرتے ہیں اور ان اداروں میں 80 فیصد فراڈ کے کیسوں میں پراپرٹی ڈیلر ملوث ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کے تمام پراپرٹی ڈیلروں کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت پراپرٹی کا کاروبار کرنے والوں کو قانون کے شکنجے میں لانے کے لئے اسمبلی میں legislation لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف)

Punjab Real Estate Agents and Motor Vehicles Dealers (Regulation of Business Ordinance 1980 (VI of 1980)

کے تحت پراپرٹی ڈیلروں کے لئے لائسنس بنوانا ضروری ہے مگر پراپرٹی ڈیلروں کو تربیت دینے کا کوئی ذکر نہ ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں پنجاب میں موجود تمام پراپرٹی ڈیلروں کا ڈیٹا اکٹھا کیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب میں پراپرٹی کا کاروبار کرنے والے تمام پراپرٹی ڈیلر پنجاب رئیل اسٹیٹ ایجنٹ اینڈ موٹر وہیکلز ڈیلرز (ریگولیشن آف بزنس) آرڈیننس 1980 کے قانون کے تحت کاروبار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ سوال کروں گا کہ پتا نہیں انہوں نے یہ سوال کیسے لے لیا ہے میں نے تو ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ سے یہ پوچھا تھا لیکن انہوں نے اپنے پاس یہ سوال لے لیا ہے یہ تو صرف پیسے اکٹھے کرنے، محصول لینے کے بارے نہیں ہے بلکہ یہ سوال اس بارے تھا کہ پراپرٹی ڈیلر جو ہیں اُن کی تربیت کی جائے، ان کو ٹریننگ دی جائے اور ان کو ایسے ہی لائسنس دیا جائے جیسے ڈاکٹروں، وکیلوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ کوئی گڑبڑ کرتے ہیں، کوئی غلط کام کرتے ہیں تو ان کا لائسنس منسوخ کر دیا جاتا ہے اسی طرح ان کا لائسنس بھی منسوخ کر دیا جائے اور ان کو property dealing کا کام نہ کرنے دیا جائے۔ محصول اکٹھے کرنے کے لئے لائسنس تو میونسپل کارپوریشن نے بھی دیئے ہوئے ہیں میں نے اس بارے یہ سوال تو کیا ہی نہیں تھا۔ میں اُن سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس بارے تشریح کریں کہ اُن کو کیوں لائسنس نہ دیا جائے اور کیوں ٹریننگ نہ دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! بالکل لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اور کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کی بنیاد پر ان کو ٹریننگ دی جائے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن انہوں نے جز (ب) میں غیر متعلقہ لکھا ہوا ہے یعنی جتنا بڑا فراڈ پراپرٹی ڈیلر ملک کے اندر کر رہے ہیں، کروڑوں روپے کے پلاٹ جو لوگ بیرون ممالک میں رہائش پذیر ہیں اُن کو اپنے پلاٹ دکھا کر sale کر رہے ہیں اور ان کے کوئی لائسنس نہیں ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ایل ڈی اے اور دوسرے محکموں میں دندناتے ہوئے جاتے ہیں وہاں پر اپرٹی ڈیلر فائل نکلواتے ہیں اور جو اہلکار وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں ان کے ساتھ گفت و شنید کرتے ہیں intrigues ہیں وہاں سے فائلیں نکلوا کر وہ باہر لوگوں کو جعل سازی سے فروخت کر دیتے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ یہ غیر متعلقہ ہے، یہ غیر متعلقہ کیسے ہو گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! میں نے غیر متعلقہ کا لفظ نہیں بولا۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے متعلقہ نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! اس میں جو لائسنس ہولڈر ہیں اُن کی پوری تفصیل لکھ کر دی ہوئی ہے لیکن جو لائسنس ہولڈر نہیں ہیں وہ اگر کاروبار کر رہے ہیں تو وہ غیر قانونی کر رہے ہیں اُن کے خلاف محکمہ کارروائی کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، اُن کے خلاف ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ ان سے متعلقہ سوال ہی نہیں ہے یہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا سوال تھا پتا نہیں یہ اسمبلی سیکرٹریٹ والوں نے ان کو کیسے بھیج دیا ہے ان کا اس سے کوئی concern ہے اور نہ ہی انہیں اس چیز کا پتا ہے صرف محصول collect کرنا، اسی کا جواب دے سکتے ہیں اس کے علاوہ ان کو کوئی پتا نہیں ہے۔ یہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا سوال ہے۔ یہ ان کے متعلقہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب پھر ان سے کیا پوچھیں؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ان سے کیا پوچھ سکتے ہیں یہ ان کے متعلقہ ہی نہیں ہے، یہ تو صرف محصول اکٹھا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چلیں ٹھیک ہے۔ Rules of Business کے تحت یہ سوال متعلقہ محکمے کو چلا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کیا کریں گے؟ وہ تو جن کا سوال تھا وہ خود کہہ گئے ہیں کہ ٹھیک ہے اس سوال کو دوسرے محکمے کو منتقل کر دیں جس کے متعلقہ ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس سوال کو متعلقہ محکمے کو بھیجا جائے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2493 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں بند ذہنی مریضوں کی مینٹل ہسپتال منتقلی و دیگر تفصیلات

*2493: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قید ذہنی مریض اور پاگل افراد کو مینٹل ہسپتال میں منتقل کرنے کے لئے مینٹل ہسپتال میں سکیورٹی وارڈز زیر تعمیر ہیں، ان کی تعمیر کب تک مکمل ہوگی، اس میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہوگی اور انہیں کیا کیا سہولیات فراہم ہوں گی؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ٹی بی سے متاثرہ مریض قیدیوں کو بھی دیگر قیدیوں سے الگ کر کے انہیں علاج کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کو تیار ہے، کیونکہ ٹی بی ایک اچھوت کی بیماری ہے جو کہ جیلوں میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اس کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

(ج) کن کن جیلوں میں منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں، بقایا جیلوں میں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں ذہنی امراض میں مبتلا اسیران کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

حوالاتی	=	91
قیدی	=	31
سزائے موت	=	54
غیر ملکی	=	17
ٹوٹل	=	193

ذہنی امراض میں مبتلا اسیران کو جیل میڈیکل آفیسر کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے علاج تجریز کیا جاتا ہے۔ جیلوں میں قید ذہنی مریض، پاگل اسیران کے علاج معالجہ کے لئے متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے ایک سائیکاٹرسٹ کی بھی ہفتہ وار خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں ایک وارڈ زیر تعمیر ہے۔ ہسپتال کے بارے معلومات متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ جن ذہنی مریضوں کا علاج جیل ہسپتال میں نہیں ہو سکتا ان کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں ٹی بی کے امراض میں مبتلا اسیران کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

حوالاتی	=	91
قیدی	=	46
سزائے موت	=	22
سول	=	01
ٹوٹل	=	160

پنجاب کی جیلوں میں ٹی بی کے مریضوں کو باقی قیدیوں سے الگ ٹی بی وارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ ان مریضوں کو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق خوراک دی جاتی ہے اور ان کا علاج مکمل ہونے تک ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور یہ بات درست نہ ہے کہ ٹی بی کا مرض جیلوں میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ٹی بی کے مریضوں کو مخصوص مدت کے لئے باقی صحت منداسیران سے الگ رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اس بیماری کے پھیلانے کا باعث نہ بنیں۔ جیلوں میں آنے سے پہلے زیادہ تر قیدی ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کا فوری طور پر علاج شروع کر دیا جاتا ہے اور ان کو دوسرے اسیران سے الگ رکھا جاتا ہے ٹی بی میں مبتلا اسیران کی سکریننگ پنجاب ٹی بی کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جاری ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پنجاب کی تقریباً تمام جیلوں میں منی آپریشن تھیٹر، ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ مشین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، میانوالی، ملتان، راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل قصور، سیالکوٹ، گجرات میں ایکسرے مشین موجود ہیں۔ بقایا جیلوں میں ایکسرے مشین مہیا کرنے کے لئے حکومت پنجاب کے ساتھ کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ مینٹل ہسپتال میں سکیورٹی وارڈ زیر تعمیر ہیں۔ جو ذہنی مریض قیدی حوالاتی ہیں ان کے لئے تو انہوں نے بتایا ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں ایک وارڈ زیر تعمیر ہے۔ محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے 4۔ جولائی 2014 کو، پانچ ماہ تو اس جواب کو آئے ہو گئے ہیں مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اس وارڈ کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ وارڈ محکمہ ہیلتھ تعمیر کر رہا ہے اور latest صورتحال یہ ہے کہ یہ تقریباً 99 فیصد مکمل ہو گیا ہے ایک یا ڈیڑھ ماہ میں یہ چالو ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ بہت جلد یہ مکمل ہو جائے گا اور یہ محکمہ بھی دوسرا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب نامکمل ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی۔ یہ گانا تو ہم روز سنتے رہتے ہیں گا، گے، گی۔ یہ ہو گا، وہ ہو گا۔ یہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے اور ہر حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، گانا سننے کا آپ کو شوق ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس قسم کے گانے تو ہر حکومت گاتی رہتی ہے۔ میں نے specific یہ پوچھا ہے کہ کب اس کی تعمیر مکمل ہو گی، ظاہر ہے گورنمنٹ جب کوئی چیز بناتی ہے ریکارڈ ہوتا ہے کہ کب اس کا ٹھیکہ الاٹ ہو گا پھر وہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں 99 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے، تھوڑے دنوں کے بعد یہ مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مکمل ہو گیا ہے لیکن یہ بتائیں کہ نمبر ایک date of completion کیا ہے اور نمبر دو میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہو گی اور انہیں کیا کیا سہولیات میسر ہوں گی۔ تین specific باتیں پوچھی ہیں date of completion بتائیں، کتنی capacity ہو گی، کتنے افراد اس میں رکھے جائیں گے اور ان کے لئے کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پہلی بات کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے کہ یہ محکمہ ہیلتھ والے اس کو بنائیں گے اور ان کے حوالے کریں گے۔ آپ کو دے دیں گے اس میں یہ کہہ رہے ہیں ایک ڈیڑھ ماہ کی تاخیر ہو سکتی ہے۔ دوسری بات کا جواب ابھی منسٹر صاحب دے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پراجیکٹ میں date of completion لکھی ہوتی ہے کہ یہ date of completion ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ نہیں بنا رہے بلکہ دوسرا محکمہ ہے اُس کو سوال دیں گے تو پھر اُن سے پوچھیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گنجائش کا پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، گنجائش کی بات پوچھ لیتے ہیں کہ وہاں کتنے patient رکھنے کی گنجائش ہو گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! کل ہی آئی جی صاحب نے محکمہ ہیلتھ سے اس سوال کے لئے آدمی بھیج کر چیک کیا ہے۔ یہ وارڈ مکمل ہو چکا ہے اور اب صرف اس نے operational ہونا ہے اس میں 150 کے قریب beds ہوں گے۔ یہ سوال محکمہ جیل کے اندر نہیں آتا بلکہ محکمہ ہیلتھ کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو بتا دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ مکمل ہو چکا ہے اس کو انہوں نے اسی ماہ یا اگلے ماہ functional کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی کاوش رنگ لے آئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلا سوال میں نے پوچھا ہے کہ اس میں کیا سہولیات فراہم ہوں گی اور یہ جو وارڈ تعمیر ہو رہا ہے یہ جیل کے جو ذہنی مریض ہیں اُن کو وہاں پر علاج کی سہولیات دینے کے لئے ان مریضوں کو بالخصوص جن کا جیل کے ہسپتال کے ڈاکٹر سے علاج ممکن نہیں ہے یہ ان کے لئے تعمیر کیا گیا ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں سکیورٹی وارڈ ہو گا اور سکیورٹی فراہم ہو گی۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس علاج کے لئے جو بھی سہولیات درکار ہیں definite وہ وہاں موجود ہوں گی۔ اس کے علاوہ جیل ڈیپارٹمنٹ وہاں سکیورٹی کو ensure کرے گا۔ ہم سکیورٹی کو ensure کریں گے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کے علاج کے لئے جو بھی سہولیات وضروریات ہیں ان کو definite hundred percent پورا کرے گا۔ علاج معالجہ، ان کی خوراک، ان کا نفسیاتی علاج اور سب کچھ اس میں ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا آخری ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کی تقریباً تمام جیلوں میں، اس میں تقریباً کا لفظ نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں جیلیں بھی معلوم ہیں کہ کتنی ہیں اور انہیں سہولیات کا بھی پورا پتا ہونا چاہئے۔ جو انہوں نے کہا کہ ہم نے جیل میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں بھی فراہم کی ہیں الٹرا ساؤنڈ مشینوں پر جو ٹیسٹ ہوتا ہے کیا جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشین operate کرنے کے لئے کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! تمام جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں موجود ہیں اور وہاں ہر جیل میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی موجود ہے۔ اگر یہ ایکسرے سپیشلسٹ کا کہہ رہے ہیں تو اگر کوئی complicated case ہو تو وہ متعلقہ ڈی ایچ کیو سے request کرتے ہیں اور وہاں سے سپیشلسٹ ڈاکٹر visit پر آتا ہے۔ تمام جیلوں میں یہ سہولت موجود ہے اور ڈاکٹر بھی موجود ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر جیل خانہ جات نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ پنجاب کی تمام جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں موجود ہیں تو میں اس کی verification کرواؤں گا۔۔

جناب سپیکر: جہاں نہیں ہوگی وہاں راتوں رات بھجوا دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پھر میں آپ کے توسط سے ایوان کے اندر انشاء اللہ اس کو raise کروں گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): ڈاکٹر صاحب اگر چیک کرنے کے لئے جیل جانا چاہیں تو میں ان کے ساتھ جا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ اگر جائیں گے تو آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے، ایسے نہیں جائیں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ کیا ان کے دو سوال آ نہیں گئے یا یہ pending ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ محکمہ دوسرا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2405 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ ایکسائز میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2405: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں کون کون سے اداروں کو فلاحی ادارہ ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے، ان اداروں کی تفصیل اور پراپرٹی ٹیکس کی معافی حاصل کرنے والی جائیداد کا کیا مصرف ہے، تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) اس وقت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کن وجوہات کی بناء پر گزشتہ پانچ سال کے دوران انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کی ترقی کے لئے کوئی بھی پروموشن میٹنگ منعقد نہ کی گئی ہے؟

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع لاہور میں اس وقت کون کون سی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔آخری مرتبہ کب بھرتی کی گئی تھی اور آئندہ کب مزید خالی جگہوں پر تقرری کا امکان ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں95 فلاحی اداروں کو پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے۔ان فلاحی اداروں کی تفصیل، جائیداد کا مصرف اور معاف شدہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی کل162 اسامیاں ہیں جن میں سے23 اسامیاں خالی ہیں۔جہاں تک پچھلے پانچ سال کے دوران انسپکٹرز ایکسائز سے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی ترقی کے لئے کوئی بھی پروموشن میٹنگ منعقد نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی سچائی نہ ہے۔ پچھلے تین سال میں ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی تین میٹنگیں ہو چکی ہیں جس میں67 انسپکٹران کو اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے عہدہ پر ترقی دی جا چکی ہے جن کے آرڈرز کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لاہور میں مختلف کیڈرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔آخری مرتبہ بھرتی کی تفصیل جھنڈی(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جہاں تک ایکسائز انسپکٹر کی بھرتی کا تعلق ہے تو اس کے لئے کیس پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دیا گیا ہے جس پر اخبار میں اشتہار آ چکا ہے۔باقی کیڈرز کی خالی اسامیوں پر بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی سے مشروط ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں کون کون سے اداروں کو فلاحی ادارہ ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی

ہے ؟انہوں نے بتایا ہے کہ 95 فلاحی اداروں کو پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ جو انہوں نے اس میں فہرست فراہم کی ہے، یہ محکمہ کوئی اندھا، گونگا اور بہرہ نہیں ہے بلکہ انہیں غور سے اس کو دیکھنا چاہئے تھا کہ اس فہرست میں 85 نمبر پر انجمن احمدیہ ہے۔ احمدی اس ملک کے اندر یعنی جو مرزائی ہیں وہ غیر مسلم ہیں اور ان پر اس حوالے سے پابندی ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کریں اور ان پر پابندی ہے کہ وہ اپنی کتب print کروا کر فروخت کریں۔ انہوں نے انجمن احمدیہ کو مذہبی کتب کی اشاعت کے لئے 33 لاکھ 36 ہزار 260 روپے کی rebate دی ہے۔ میں اس پر شدید ترین احتجاج کرتا ہوں اور یہ پورا ایوان بھی اس پر احتجاج کرے گا۔ دل تو میرا کرتا ہے کہ میں سب ایوان کو اپنے سمیت کہوں کہ ہم اس پر واک آؤٹ کریں اور یہ میرا احتجاج proper طریقے سے رجسٹر ہو کہ ہم نے ان کو کس طرح معافی دی ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محکمے کو اس کا ایکشن لینا چاہئے اور جن لوگوں نے احمدی لوگوں کو اس طرح ان کی کتب کی اشاعت کے لئے rebate دی ہے، ان کو معافی دی ہے.they must be taken to task میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو معافی نامہ دیتے ہیں، ان کو rebate دیتے ہیں ان کے پاس اس حوالے سے کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کی معافی قانون کے مطابق بلا امتیاز مذہب دی جاتی ہے اگر وہ قانونی تقاضے پورے کرتی ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ احمدیوں کو کسی طرح کی بھی facilitation دینا آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ میں نے بات کر دی ہے ہم تین بھائی اس پر ٹوکن واک آؤٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن موکل اور سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یہ سوال مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو refer کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحب! آپ تشریف لے آئیں۔ میں وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران کو کہوں گا کہ وہ اپوزیشن کے ممبران کو منا کر لائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب اس پر ضمنی سوال نہیں ہو سکتا Now it has been referred to Committee اگلا سوال نمبر2620 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3479 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر2622 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل میں قیدیوں کا اضافہ ودیگر تفصیلات

*2622: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کا اضافہ ہوا؟

(ب) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کو پھانسی کی سزائیں ہوئیں؟

(ج) سال2012 کے دوران کوٹ لکھپت جیل کے لئے کل کتنا فنڈ رکھا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں پر خرچ کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سال2012 کے دوران سنٹرل جیل لاہور میں356 قیدیوں کا اضافہ ہوا۔

(ب) سال2012 کے دوران مختلف عدالتوں نے66 قیدیوں کو پھانسی کی سزا سنائی لیکن صدارتی حکم کے تحت تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے۔

(ج) سال13-2012 میں سنٹرل جیل لاہور کے لئے کل فنڈ مبلغ -/438199571 روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے مبلغ -/177118646 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اور مبلغ -/261080925 روپے contingent مد میں مختص تھے۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کوٹ لکھپت جیل لاہور میں 2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کو پھانسی کی سزا ہوئی؟ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ تقریباً 66 قیدیوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی لیکن صدارتی حکم کے تحت تاحال عملدرآمد نہ ہوا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب صورتحال بدل چکی ہے اور دہشت گردی کی وجہ سے قیدیوں کو پھانسی دی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ٹوکن واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان میں سے کتنے قیدی ہیں جو دہشتگردی کے الزام میں قید ہیں جن کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے اور کیا حکومت اب ان سب کو پھانسی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب مانگا تھا وہ تو دے دیا لیکن latest صورتحال یہ ہے کہ 2012 میں 71 لوگوں کو وہاں سزائے موت ہوئی، 14-2013 میں 32 لوگوں کو سزائے موت ہوئی اور یہ تقریباً 103 لوگ بنتے ہیں۔ جن کی سزائے موت پر پھانسیوں پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ ہوا ہے وہ ملٹری کورٹس سے سزا یافتہ ہیں اور یہ صرف ان قیدیوں کے لئے ہے۔ سولین پر عملدرآمد کا ابھی تک کوئی حکم یا آرڈر جاری نہیں ہوا اور تقریباً پونے چھ سو کے قریب سزائے موت کے قیدیوں کی اپیلیں صدر پاکستان کے پاس ابھی تک pending ہیں اس میں بہت سارے قیدی لاہور جیل کے بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3480 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شہزاد منشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ ٹاؤن سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3480: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور سے سال 13-2012 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ب) اس ٹاؤن میں ایک لاکھ سے زائد کن کن افراد/فرموں/اداروں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، ان کے نام اور وصول کردہ ٹیکس کی تفصیل نیز ان کی پراپرٹی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس حکومت نے وصول کرنا ہے؟

(د) جن جن سے 50 ہزار یا اس سے زیادہ پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے ان کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنا سٹاف کام کر رہے ہیں، ان کے عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) گلبرگ ٹاؤن ریجن-A اور ریجن-B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات سے دوران سال 13-2012 میں-/551,314,952 پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) تفصیلات متعلقہ ریجن-A اور ریجن-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گلبرگ ٹاؤن ریجن-A اور ریجن-B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4468 ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ-/57,672,343 ٹیکس واجب الادا ہے۔

(د) تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گلبرگ ٹاؤن ریجن-A اور ریجن-B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیلات (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں specially جز (ج) سے بات کروں گا اور اس میں سوال تھا کہ اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا

ہے؟اس کا جواب ہے کہ گلبرگ ٹاؤن ریجن۔Aاور ریجن۔Bلاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4468 ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ۔/57,672,343 ٹیکس واجب الادا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو ڈیفالٹرز ہیں ان سے recovery کب تک کی جاتی ہے اور ان کے جو ذمہ پیسے ہیں وہ قسط وار وصول کئے جاتے ہیں یاڈائریکٹ پورے پیسے لئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر!ڈیفالٹرز کی تفصیل بتا دی گئی ہے۔ان سے recovery کاطریق کار یہ ہے کہ ان کو نوٹس جاری کیا جاتا ہےاس کے بعد پھران کی پراپرٹی کو سیل کر دیا جاتا ہےاور اگر پراپرٹی نہ ہوتوان کو گرفتار بھی کیا جاتا ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ان ڈیفالٹرز سے بقایاجات جلداز جلد recover کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات سمجھ گئے ہیں؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بات تو سمجھ گیا ہوں لیکن میں نے بات کی ہے کہ یہ معاملات کتنی دیر، کتنے وقت اور کتنی limit میں resolve ہوتے ہیں؟ یہ تو نہیں کہ ان کو سالہا سال لگ جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! سالہا سال نہیں لگیں گے۔ میں نے کہا ہے کہ ہماری کوشش ہوگی کہ جلداز جلد recover کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! کوئی ٹائم پیریڈ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! ہماری یہ کوشش ہوگی کہ اس مالی سال میں ہم اس کو recover کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! جون سے پہلے ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: Before that میرے خیال میں اس سے پہلے ہونی چاہئے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2780 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مریضوں کی تفصیلات

*2780: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں ایڈز میں مبتلا قیدی موجود ہیں لیکن ان کے علاج معالجے سے دانستہ پہلوتہی کی جارہی ہے؟

(ب) ایڈز میں مبتلا قیدیوں کی تعداد کتنی ہے، جیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ایڈز کے مریض قیدیوں کے علاج کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) محکمہ جیل خانہ جات جیلوں میں خطرناک بیماریوں کی تشخیص و علاج کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران موجود ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ ان کے علاج میں دانستہ پہلوتہی کی جارہی ہے۔ جیل میں تمام قیدیوں اور حوالاتیوں کے ایڈز کے ٹیسٹ کرنے کی سہولت حکومت نے میسر کی ہے۔ ایڈز کی بیماری کو کنفرم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں:۔

(1) کٹ میتھڈ (2) Elisa ٹیسٹ

(3) CD-4 ٹیسٹ (4) PCR ٹیسٹ

علاوہ ازیں جو قیدی اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں ان کا باقاعدگی سے علاج کروایا جاتا ہے۔ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کا جیل میڈیکل آفیسر باقاعدگی سے چیک اپ کرتے ہیں۔ ان کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں اسیران کا ایچ آئی وی سکریننگ کا ٹیسٹ کروایا گیا۔

متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جارہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں۔ اسیران کو خصوصی خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کی تعداد 31 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس معاملے میں معاونت کر رہا ہے۔ متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیٰحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جارہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں اور اسیران کو خصوصی خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

(د) جیلوں میں بیماریوں کی تشخیص کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود ہے اس کے علاوہ میڈیکل آفیسر، ڈسپنسر اور نرسنگ اسسٹنٹ بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے 24 گھنٹے میسر ہیں علاوہ ازیں DHQ/Teaching ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز صاحبان ہر ہفتے جیلوں کا باقاعدگی سے دورہ کرتے ہیں اور ان کی ہدایات کی روشنی میں بیمار مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے ایمرجنسی کی صورت میں بیمار قیدی کو برائے علاج معالجہ فوراً متعلقہ DHQ/Teaching ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
پنجاب کی جیلوں میں صفائی ستھرائی کے نظام کو بہت بہتر بنایا گیا ہے اور اس وقت جیلوں میں کسی بھی خطرناک یا مہلک بیماری کے ہونے یا پھیلنے کا خطرہ نہ ہے اور خطرناک بیماریوں کے خلاف تشخیص و علاج کے مناسب انتظامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وہ مجھے بتا سکیں گے کہ ان دوائیوں کی فی مریض cost کیا ہے اور دوسرا یہ کہ یہ دوائیاں کون خریدتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ پنجاب حکومت کا ایڈز کنٹرول پروگرام ہے، وہی ان کا علاج کرتے ہیں اور وہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے اس پر اخراجات کرتے ہیں لیکن یہ بات ensure ہے کہ ان تمام ٹیسٹوں کی سہولت جیلوں میں موجود ہے اور ان کا proper علاج ہو رہا ہے ان کے لئے علیحدہ بیرک بنائی گئی ہیں تاکہ ان کو دوسرے ماحول سے علیحدہ رکھا جائے۔ اس سلسلے

میں تمام ضروری انتظامات کئے ہوئے ہیں،ان کا proper علاج ہو رہا ہے اور یہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس کا علاج کرتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو قیدیوں کی لسٹ دی ہے اس میں تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ کس جرم میں قید ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب ایک قیدی release ہو جاتا ہے اور وہ واپس سوسائٹی کا حصہ بن جاتا ہے تو اس کے لئے کیا متعلقہ جیل کوئی کارروائی یا follow up کرتی ہے یا ضلعی ایڈز کنٹرول پروگرام کسی کو بتاتا ہے کہ فلاں مریض ہے اور فلاں جگہ پر جا رہا ہے۔ اگر ایک دفعہ وہ جیل سے باہر چلا گیا تو وہ پھر سوسائٹی کی ذمہ داری ہے جیل کی نہیں ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ mostly وہ لوگ ہیں جو ڈرگ کے عادی ہوتے ہیں یعنی نشئی لوگ جن کا جیلوں میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو سزائے موت یا سزا یافتہ قیدی ہیں۔ اس میں 377 لوگوں کے ٹیسٹ positive ہوئے تھے اور ان کا CD test کے بعد 113 کا علاج کیا گیا۔ اس وقت جیلوں میں صرف 80 لوگ موجود ہیں ان میں سے چھ کی death ہو چکی ہے اور باقی موجود ہیں لیکن جب یہ جیل سے رہا ہو جاتے ہیں تو پھر ہمارا concern ختم ہو جاتا ہے۔ یہ سول سوسائٹی یا دیگر اداروں کا کام ہے، ہم اس کو follow نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3587 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3270 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3748 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال رانا محمد افضل صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3325 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے رانا محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں اصلاحی پروگرام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3325: رانا محمد افضل: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت جیلوں میں موجود موبائل فون کی شکایات کے سد باب کے لئے جیلوں میں جیمر لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کی جیلوں میں اصلاحی پروگرام کے تحت کوئی پراجیکٹ لانچ کر رہی ہے جس کے تحت ماہر نفسیات، سوشل ورکر اور عالم دین مجرموں کی برین واشنگ کریں اور جیل میں آنے والوں کی اصلاح ہو؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) حکومت پنجاب نے جیمرز لگانے کے لئے عملی اقدامات شروع کئے ہیں جس کے تحت پہلے مرحلے میں مندرجہ ذیل چودہ جیلوں پر جیمرز لگائے جائیں گے اور دوسرے مرحلے میں باقی ماندہ جیلوں پر جیمرز لگائے جائیں گے جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔	سنٹرل جیل، راولپنڈی	2۔	سنٹرل جیل، ڈیرہ غازی خان
3۔	سنٹرل جیل، لاہور	4۔	ڈسٹرکٹ جیل، لاہور
5۔	سنٹرل جیل، فیصل آباد	6۔	ڈسٹرکٹ جیل، سیالکوٹ
7۔	سنٹرل جیل، میانوالی	8۔	ڈسٹرکٹ جیل، شیخوپورہ
9۔	سنٹرل جیل، ساہیوال	10۔	ڈسٹرکٹ جیل، قصور
11۔	سنٹرل جیل، ملتان	12۔	ڈسٹرکٹ جیل، گجرات
13۔	سنٹرل جیل گوجرانوالہ	14۔	سنٹرل جیل، بہاولپور

(ب) حکومت پنجاب نے صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے منظم اور مربوط پروگرام شروع کر رکھے ہیں ان پروگراموں کے تحت قیدیوں کی اصلاح کے لئے خاتون ماہر نفسیات موجود ہیں جوکہ جیلوں میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسرز تعینات کئے گئے ہیں جوکہ ان کی دینی و رسمی تعلیم و تربیت کے لئے ہر جیل میں سرکاری اور دیگر این جی اوز کے تعاون کے ساتھ عالم دین تعینات کئے گئے ہیں۔ جو اسیران کو کلمہ نماز وغیرہ سکھانے سے لے کر ناظرہ قرآن مجید ترجمہ، قرآن مجید اور حفظ قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم دیتے ہیں۔ صرف سال 2013 میں پنجاب کی جیلوں میں 1433 اسیران نے ناظرہ / ترجمہ اور حفظ قرآن کریم مکمل کیا۔ 1206 شریک امتحان ہوئے جس میں سے 1031 کامیاب قرار پائے ان میں سے 892 قیدیوں نے ناظرہ قرآن کریم، 127 قیدیوں نے ترجمہ

قرآن اور 12 قیدیوں نے حفظ قرآن پاک کا امتحان دے کر کامیابی حاصل کی ان امتحانات پاس کرنے والے قیدیوں کو ان کی سزا میں پاکستان پریژن رولز 215 کے تحت معافی بھی دی جاتی ہے جو کہ 15 یوم سے لے کر 2 سال تک ہو سکتی ہے جیل انتظامیہ کی طرف سے مسلسل قیدیوں کی اصلاح کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جو چودہ سنٹرل جیل کا بتایا گیا ہے کہ یہاں جیمرز لگائے جائیں گے تو کیا یہ جیمرز لگائے جا چکے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ان چودہ جیلوں میں جیمرز لگ چکے ہیں، وہ کام کر رہے ہیں اور ان پر 33 کروڑ 30 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ working position میں ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں قیدیوں کی اصلاح کے لئے خاتون ماہر نفسیات اور علماء دین کے حوالے سے ایک تفصیل دی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب کی تمام جیلوں میں لیڈی ڈاکٹرز موجود ہیں اور کیا ان جیلوں میں اصلاح صرف دینی نقطۂ نگاہ سے کی جاتی ہے یا کوئی ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی ان کو دی جاتی ہے تاکہ ان کو روزگار کے مواقع ملیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس وقت تقریباً تمام جیلوں میں لیڈی ڈاکٹرز موجود ہیں۔ پنجاب کی تمام جیلوں میں میڈیسن اور ہر قسم کے علاج کی سہولت موجود ہے۔ جہاں تک محترمہ کا سوال ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ہے تو ہم نے پاکستان میں پہلی دفعہ جیلوں میں ٹیوٹا (TEVTA) کے تعاون سے ٹیکنیکل ایجوکیشن شروع کی ہے۔ جیلوں میں پانچ قسم کے کورسز کرائے جا رہے ہیں۔ جن نوجوان قیدیوں کی سزائیں چار یا پانچ سال یا اس سے تھوڑا بہت اوپر ہیں۔ اس میں موٹر ریوائنڈنگ، الیکٹریشن، ویلڈنگ کورس اور موٹر سائیکل ریپئرنگ کورس کرائے جا رہے ہیں۔ یہ اس لئے شروع کئے گئے ہیں تاکہ وہ لوگ جب جیل سے باہر نکلیں تو کسی چور اور ڈاکو کا پتا پوچھنے کی بجائے باعزت طور پر اپنی روزی روٹی کا بندوبست کر سکیں اور معاشرے کے positive شہری بنیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو ایک ضمنی سوال کر لوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: آپ بھی ضمنی سوال فرمالیں لیکن ایک معزز ممبر آپ سے بھی پہلے کے کھڑے تھے ان کو ٹائم دینا بہتر نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہو گی، میں نے پبلک کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بھی پبلک کی ہی بات کرنی ہے، انہوں نے اپنی ذات کی بات نہیں کرنی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم جیمر کی وجہ سے ایک بڑی problem کو face کر رہے ہیں اگر آپ میری بات سن لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! میں تو اب آپ کو floor دے رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی تو indirect ruling دیتے ہیں، direct ruling دیا کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی موقع دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ ایسی بات نہ کیا کریں، یہاں gender کی کوئی تمیز نہیں ہے، اس ایوان کے سب معزز ممبران ہیں اور سب برابر ہیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو چودہ جیلوں میں جیمر لگائے گئے ہیں، باقی جیلوں میں جیمر لگانے کا کیا ارادہ ہے، وہ کب تک لگ جائیں گے کیونکہ آج کل جو حالات دہشت گردی سے متعلق چل رہے ہیں، اس معاملے میں تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے جیمر لگانے چاہئیں کیونکہ سب سے پہلے اس وقت اگر کوئی important چیز ہے تو وہ جیمر ہی ہیں، مہربانی فرما کر وزیر موصوف فرمادیں کہ باقی جیلوں میں کب تک جیمر لگ جائیں گے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! پورے پاکستان میں سب سے پہلے پنجاب گورنمنٹ نے ہی جیلوں میں جیمر لگانے کا فیصلہ کیا ہے اور ہمارا target تو 30۔دسمبر تک کا تھا جو کہ 14 جیلوں میں ہم نے achieve کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ جو جیلیں باقی رہ گئی ہیں وہاں بھی انشاءاللہ تعالیٰ ہم 30۔جون تک جیمر لگادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: جی، آپ معزز ممبر ہیں آپ بولیں، اپنا سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ چودہ جیلوں میں جیمر لگا دیئے گئے ہیں، ساہیوال جیل جہاں پر ہائی سکیورٹی ہوتی ہے، وہاں پر جو جیمر لگائے گئے ہیں ان کی frequency اتنی high ہے کہ وہاں ارد گرد کا جو رہائشی ایریا ہے، جیل کے ساتھ ہی فرید ٹاؤن ایک posh علاقہ ہے، وہاں پر میڈیکل کالج اور اس کے سامنے بیوروکریسی کے تمام دفاتر جیسے کمشنر آفس، ڈی سی او آفس، ڈی پی ایس سکول موجود ہیں اور یہ تمام اس کی surrounding میں ہیں۔ اس جیمر کی وجہ سے اس سارے علاقہ کے لوگ بہت متاثر ہو رہے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ وہاں پر High Security risk موجود ہے لیکن میری یہ گزارش ہو گی کہ جیمر کی frequency کو اتنا کروائیں جس سے ارد گرد کے شہریوں کی زندگی متاثر نہ ہو، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے نوٹ کر لیا ہے، دیکھیں گے اگر گنجائش ہوئی تو آپ کی بات مان لی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے، یہاں ایک ٹیکنیکل مسئلہ در پیش ہے کہ وہاں پر موبائل کمپنیوں نے جو ارد گرد موبائل ٹاور لگائے ہوئے ہیں جہاں پر ان موبائل کمپنیوں نے دو ٹاور لگانے تھے اس وقت وہ کمپنیاں ایک ٹاور سے کام چلا رہی ہیں، کوٹ لکھپت جیل میں جب ہم یہ جیمر لگانے جا رہے تھے تو وہاں پر بھی یہ issue سامنے آیا، ہم نے frequency کم رکھی لیکن وہاں پر mobile jam نہ ہو سکے، اب فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے ان کمپنیوں کے ساتھ ہماری بات چیت چل رہی ہے۔ اس وقت انہوں نے اپنی full frequency کی ہوئی ہے اور وہ illegally چلا رہے ہیں۔ جب جیمر لگتا ہے تو ضرور اس قسم کی problems آتی ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کو readjust کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ان موبائل کمپنیوں سے بات چیت جاری ہے وہ بھی اپنی حد میں رہیں اور ہم تو چاہتے ہی ہیں کہ صرف جیل کے اندر اندر mobile jam کئے جائیں، ہمارا باہر کے لوگوں کو تنگ کرنے کا کوئی مقصد نہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کب تک یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ اس سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں، اس وقت جیمرز کی ضرورت ہے، جو ضروری چیز ہے وہ انہوں نے پوری کر دی ہے، اس میں اگر آپ کو تھوڑی سی تکلیف بھی ہوتی ہے تو اس کو برداشت کریں۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ان کو کوئی direction دے دیں۔

جناب سپیکر: میں ان کو direction نہیں دوں گا وہ خود سمجھدار ہیں۔ میں اس معاملے میں expert نہیں ہوں، آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ مجھے اگلے سوال پر جانے دیں، اگلا سوال نمبر 4556 سردار علی رضا خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3347 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی طرف سے ہے۔ چودھری صاحب! آپ بڑے دنوں کے بعد تشریف لائے ہیں تین چار دن آپ کے سوالات ایسے ہی چلے گئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3369 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ: قیدیوں کی خوراک سے متعلقہ تفصیل

*3369: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں فی قیدی روزانہ کی بنیاد پر کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا جیل میں قیدیوں کو جو کھانا فراہم کیا جاتا ہے اس کے ہفتہ وار menu کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا جیل میں قیدیوں کو معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(د) کیااس جیل میں قیدیوں کو پینے کے لئے پانی فلٹریشن پلانٹ سے فراہم کیا جارہاہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ہر قیدی پر روزانہ کی بنیاد پر 59.61 روپے کی رقم خرچ ہوتی ہے۔

(ب)

دن	ناشتہ	دوپہر کا کھانا	شام کا کھانا
سوموار	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت بڑا
منگل	چپاتی + چائے	روٹی + دال چنا	روٹی + گوشت مرغی
بدھ	چپاتی + چائے	روٹی + دال ماش	روٹی + گوشت مرغی
جمعرات	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت بڑا
جمعتہ المبارک	چپاتی + چائے	روٹی + سفید چنا	روٹی + گوشت مرغی
ہفتہ	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت مرغی
اتوار	چپاتی + چائے	روٹی + مکس دال مسور مونگ	روٹی + سفید لوبیا

نوٹ: ہر ماہ کے پہلے منگل کو دال چنااور چاول پکائے جاتے ہیں اور ہر ماہ میں دو دفعہ میٹھے چاول (زردہ) پکائے جاتے ہیں۔

(ج) اسیران کو معیاری خوراک کی فراہمی کے لئے خوردنی اشیاء دفتر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور کی مقرر کردہ انسپکشن ٹیم کی سفارشات بمطابق پاکستان خالص خوراک رولز ترمیم شدہ 2011 کے تحت خریدی جاتی ہیں اسی طرح گوشت کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے گوشت جیل پر تیار کروایا جاتا ہے۔ جیل ہذا پر کچن اسیران کی تمام کھلی جگہوں پر جالی نصب کر کے فلائی پروف بنایا گیا ہے۔ نیز کھانے کی تیاری میں درکار معاون مشینری کے علاوہ مخصوص ڈھکنوں والے برتن استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ اسیران کے لئے کھانے کی تیاری یا تقسیم کے دوران کوئی مضر صحت چیز کھانے میں شامل نہ ہو سکے۔ تیار شدہ کھانا اسیران میں تقسیم کرنے سے قبل سپرنٹنڈنٹ جیل، میڈیکل آفیسر، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور انچارج اسسٹنٹ، سپرنٹنڈنٹ کھانے کے معیار کو چیک کرنے کے بعد ہی تقسیم کی اجازت دی جاتی ہے۔

(د) اسیران کو شفاف پانی کی فراہمی کے لئے جیل ہذا میں مختلف مقامات پر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں جن سے اسیران ضرورت کے مطابق پینے کا شفاف پانی حاصل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں فی قیدی روزانہ کی بنیاد پر کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہر قیدی پر روزانہ کی بنیاد پر 59.61 روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے اور جو menu دیا گیا ہے اس میں صبح کا ناشتہ ہے جس میں چپاتی اور چائے ہے، پھر دوپہر کا کھانا ہے اس میں بھی روٹی اور سبزی شامل ہے پھر شام کا کھانا ہے جس میں بلاناغہ روٹی اور گوشت دیا جاتا ہے۔ مجھے یہ وہ فارمولا یا criteria سمجھا دیں 59.61 روپے میں کس طرح سے اس کو manage کیا جاتا ہے، جب وزیر موصوف جواب دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ menu ہوتا ہے، جس طرح سے ڈاکٹر recommend کرتے ہیں اس کے مطابق diet بھی دی جاتی ہے جس میں پھل ہوتے ہیں، یہ ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے۔ اس میں پھلوں کا ذکر ہے نہ کہیں سری لیک کا ذکر ہے، کیا وہ زبانی کلامی پھلوں کا ذکر کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بھی اپنا بجٹ بناتے ہوں گے، آپ کو بھی کچھ پتا ہونا چاہئے۔ وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو figures ہیں یہ اس وقت کے ہیں جب یہ سوال پوچھا گیا تھا، اب latest صورتحال یہ ہے، اس وقت 80 روپے 90 پیسا ہے۔ میرے بھائی نے جیل میں کھانے کے چارٹ کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ اس میں بھی اب تبدیلی کی جا چکی ہے، بڑا گوشت جس کی ناقص ہونے کی بڑی شکایات تھیں، جس پر میں نے بھی ان کو جیلوں میں چھاپا مار کر پکڑا ہے، اس کو اب بند کر دیا گیا ہے، اس کی جگہ مرغ چنے کر دیا گیا ہے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جیلوں میں اسیران کو جو کھانا دیا جاتا ہے چھ دن شام کو چکن دیا جاتا ہے۔ ہمارے گھروں میں اور عام گھروں میں بھی اس level کا کھانا نہیں ہوتا۔ یہ اخراجات اس لئے کم ہیں کہ قیدیوں کے لئے وہاں بہت انتظامات ہیں بڑے خوبصورت کچن بنے ہوئے ہیں، صفائی کے تمام انتظامات موجود ہیں، وہ وہاں پر کھانا خود بناتے ہیں، بجلی کا بل اور دیگر اخراجات گورنمنٹ ادا کرتی ہے۔ سندھ گورنمنٹ اس وقت جو اپنے قیدیوں پر خرچ کر رہی ہے وہ تقریباً اڑھائی روپے کے قریب ہے، الحمد للہ پنجاب گورنمنٹ کے یہ انتظامات ہیں اور میں اپنے بھائی کو ensure کرواتا ہوں کہ یہ کسی دن جیل میں جا کر کھانا ضرور کھائیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ان سب نے سارا کھانا کھانے کا آپ کو اختیار دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اگر یہ visit کرنا چاہیں تو میں بھی اپنے بھائی کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، بھائی نہیں جانا چاہتے، آپ خود ہی کھائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ ہی بتا دیا کریں بہتر ہے، ان میں سے وہاں کسی کو نہ لے جائیں، مہربانی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا چونکہ میرا حلقہ جیل کے بالکل قریب ہے، مجھے اکثر جیل میں جانے کا موقع ملتا ہے، میں visit کرتا رہتا ہوں، دیکھتا رہتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ جیل کا جو کھانا ہے وہ کھانا تو دور کی بات ہے اس کو دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش ہو گی کہ یہ وہاں پر visit کریں، یہ باتیں صرف کاغذی حد تک ہیں، عملی طور پر یہ چیزیں وہاں پر نہیں ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے بھائی کا تجربہ بہت پرانا ہے latest صورتحال اس سے مختلف ہے۔ میں اپنے تمام ایوان کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی چیک کرنے کے لئے، ویسے نہیں، چیک کرنے کا ان کو اختیار ہے کسی بھی جیل میں کھانے کے وقت وہ جا سکتے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ چیک کریں اگر کسی جیل کا کھانا ناقص ہوا تو مجھے بتائیں۔ میں نے بہت سارے surprise visit کئے ہیں، پہلے والی بات ٹھیک ہو گی اب جیل کا کھانا بہت بہتر ہو گیا ہے اور جہاں کہیں بھی کوئی کوتاہی یا کوئی ایسی بات ہوئی ہے ہم نے ان کو spare نہیں کیا۔ بہت سارے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور کچن کا فوڈ کا معیار الحمد للہ بہت بہتر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اقبال نے فرمایا تھا کہ:

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی یہ تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں جو فرمایا گیا ہے کہ اسیران کو شفاف پانی کی فراہمی کے لئے جیل ہذا میں مختلف مقامات پر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں جن سے اسیران ضرورت کے مطابق پینے کا شفاف پانی حاصل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شعر میں آپ نے ان کے لئے کیا کہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کردار کا غازی ان کو کہا تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یعنی ایک سے زیادہ جگہوں پر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے گوجرانوالہ جیل کے اندر ایک سے زیادہ جگہوں پر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ یہ بتادیں کہ کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں، کب لگائے گئے ہیں اور کس کس مقام پر لگے ہیں اور ان پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں پہلے تو اپنے بھائی کے دونوں سوالوں کا جواب دوں گا اور میں معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم جیل میں کھلا دودھ یا کھلی چائے استعمال نہیں کرتے بلکہ دودھ اولپر کا، چائے وائٹل کی اور کسان کو کنگ آئل استعمال کرتے ہیں۔ میں معزز ایوان کو ایک اور information بھی دوں گا کہ ہلدی، مرچیں یا جو دوسری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ ثابت خرید کر جیلوں میں grained کی جاتی ہیں، میرے بھائی نے جو فلٹریشن پلانٹ کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ بہت سارے پلانٹ مخیر حضرات نے بھی لگائے ہیں، خاص طور پر گوجرانوالہ کے لوگوں نے اس میں بڑا تعاون کیا ہے۔ جب بھی گرمی آتی ہے تو نہ صرف گوجرانوالہ کی جیل بلکہ پورے پنجاب کی جیلوں کے لئے فلٹر پلانٹ اور پنکھے بھی مہیا کرتے ہیں۔ اس کی ایک لمبی تفصیل ہے اگر کہیں تو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ بات بالکل ensure ہے کہ اس وقت وہاں فلٹر پلانٹ موجود ہے۔ وارڈر لائن بیرک میں فلٹریشن پلانٹ لگا ہوا ہے، لنگر خانے میں بھی لگا ہوا ہے۔ اس وقت وہاں تقریباً دو فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ تو ایوان کا privilege breech کرنے کے مترادف ہے۔ وزیر صاحب مجھے ٹائم دیں ہم گوجرانوالہ جیل visit کرتے ہیں اور یہ وہاں پر مجھے ایک بھی فلٹریشن پلانٹ دکھا دیں چونکہ وہاں تو ایک فلٹریشن پلانٹ بھی نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی اس بات پر بالکل agree کرتا ہوں یہ جو بھی ٹائم دیں میں ان کے ساتھ جا کر visit کروں گا۔ میں خود چار دفعہ جا چکا ہوں وہاں کے ایم پی اے توفیق بٹ صاحب اور دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔ میں ان کو ساتھ لے کر جیل میں گیا لیکن میرا بھائی اکیلا جاتا ہے اب میں انہیں ساتھ لے کر جاؤں گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں بھی ساتھ تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرے خیال میں میرے معزز ساتھی اور منسٹر صاحب کو پتا نہیں ہے یا پھر مجھے سمجھا دیں کہ فلٹریشن پلانٹ کس کو کہتے ہیں؟ وہاں پر کسی مخیّر نے ایک بور کروا کر دیا ہے لیکن ادھر فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے۔ میں فلٹریشن پلانٹ کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں ensure کرتا ہوں کہ وہاں فلٹریشن پلانٹ موجود ہے۔ میرے بھائی نے کوئی اور جیل دیکھی ہو گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ چودھری صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ: رقبہ اور قیدیوں کی تعداد و تفصیل

*3370: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں، ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بچوں، خواتین اور بالغ قیدی وار فراہم کریں؟

(ب) درج بالا جیل میں قانوناً کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) یہ جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کی عمارت کتنے رقبہ پر ہے؟

(د) مذکورہ بالا جیل کے سال 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس جیل کو حوالاتیوں / قیدیوں کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت مورخہ 19-02-14 کو 3085 اسیران بند ہیں جس میں 62 نفر خواتین اور 72 نفر بچے بند ہیں جبکہ 2951 نفر بالغ افراد مقید ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 1425 اسیران مقید کرنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل گوجرانوالہ چالیس ایکڑ سات کنال پانچ مرلہ پر مشتمل ہے اور جیل کی عمارت 32 ایکڑ سات کنال پانچ مرلے پر محیط ہے۔

(د) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کے مالی سال 13-2012 کے اخراجات 252523986 روپے اور مالی سال 14-2013 کے اخراجات 226979500 روپے ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کو 2011 میں توسیع دی گئی ہے اور فی الحال اس کو مزید توسیع نہ دی جا رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل، حافظ آباد زیر تعمیر ہے جس کی تکمیل کے بعد سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اسیران کی تعداد میں کمی آ جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ وہاں پر 3085 اسیران بند ہیں اور جز (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ وہاں پر 1425 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔ وہاں پر دُگنی سے بھی زیادہ تعداد میں قیدی ٹھونسے گئے ہیں کیا اس طرح ان کے جو انسانی بنیادی حقوق ہیں وہ متاثر نہیں ہوتے اگر متاثر ہوتے ہیں تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں capacity سے زیادہ لوگ رکھے گئے ہیں۔ میں یہ admit کرتا ہوں کہ اس وقت نہ صرف ایک جیل بلکہ پورے پنجاب کی جیلوں میں capacity سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ جہاں تک گوجرانوالہ جیل کی بات ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ حافظ آباد جیل کا تقریباً ساٹھ ستر فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جب یہ جیل مکمل ہو جائے گی تو اسیران اس میں shift ہو جائیں گے اور گوجرانوالہ جیل پر load کم ہو جائے گا چونکہ حافظ آباد جیل میں ایک ہزار اسیران کی گنجائش ہو گی۔قریب اضلاع میں جیلیں نہیں ہیں اس وجہ سے capacity سے زیادہ لوگ ہیں۔انشاء اللہ ہم جنوری میں پورے پنجاب میں پانچ نئی جیلیں open کرنے جا رہے ہیں جن میں لیہ، بھکر، پاکپتن، اوکاڑہ اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال شامل ہیں ہم نے انہیں مکمل کر لیا ہے۔جب حافظ آباد کی جیل مکمل ہو گی تو پھر گوجرانوالہ جیل پر بوجھ کم ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نہیں کر سکتے۔چونکہ آپ on behalf بھی کر چکے ہیں اور آپ نے سوال بھی کر لیا ہے اس لئے اب rules کے مطابق آپ سوال نہیں کر سکیں گی۔شکریہ۔اس پر اب کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا نمبر آ رہا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!میں ان کو حق دیتا ہوں وہ سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ اپنی بات کریں۔ذرا جلدی کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ہ) میں فرمایا گیا ہے کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ کو 2011 میں توسیع دی گئی ہے اور فی الحال اس کو مزید توسیع نہ دی جا رہی ہے تو یہ توسیع کس قسم کی تھی، کس طرح کنسٹرکشن کی گئی تھی اور اس میں کون کون سی نئی چیزوں کا اضافہ کیا گیا تھا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر!اگر معزز ممبر نے اس جیل کا visit کیا ہے تو ان کو پتا ہو گا کہ اس جیل کی capacity اور جگہ بہت کم ہے۔اس میں ایک دو بیرکس بنائی گئی تھیں لیکن اس جیل کے ساتھ مزید توسیع کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔اس کا یہی حل ہے کہ حافظ آباد کی جیل مکمل ہو جائے تو پھر یہ رش کم ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال پوچھ لیا ہے اب آگے نہیں پوچھ سکیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں کر سکتے، جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3514 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قیدی خواتین کو خاوند کے ساتھ رہنے کی اجازت کے بارے میں معلومات

*3514: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں زیادہ تر خواتین قیدی شادی شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مغربی ممالک میں conjugal rights کی ادائیگی کے لئے ہفتے میں ایک بار ایسی قیدی خواتین کو ان کے خاوندوں سے ملاقات کا موقع فراہم کیا جاتا ہے، حکومت پنجاب نے جیلوں میں ایسا کوئی سسٹم متعارف کروایا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ مقصد کے لئے پنجاب کی جیلوں میں کوئی علیحدہ کمرے بنائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جیلوں میں زیادہ تر خواتین قیدی شادی شدہ ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ مغربی ممالک جیسا کہ ڈنمارک، جرمنی، آئرلینڈ، روس، سپین اور انگلینڈ وغیرہ کی جیلوں میں conjugal rights کی سہولت میسر ہے جو کہ ہر ملک نے اپنے اپنے قوانین کے مطابق دی ہوئی ہے۔ جبکہ پنجاب میں رول نمبر 545-A کے تحت ایسا قیدی جس کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو کو اپنی بیوی سے سال میں تین مرتبہ ملاقات کا حق دیا گیا ہے جو کہ سال میں تین مرتبہ استعمال کر سکتا ہے اور اس دوران اس کا بچہ جس کی عمر چھ سال سے کم ہو وہ بھی ساتھ رہ سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ مقصد کے لئے پنجاب کی 32 جیلوں میں سے درج ذیل چار سنٹرل جیلوں پر فیملی رومز کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور سٹاف کی بھرتی وغیرہ مکمل ہونے کے بعد اس سسٹم کو متعارف کر دیا جائے گا۔

1۔ سنٹرل جیل ملتان
2۔ سنٹرل جیل لاہور
3۔ سنٹرل جیل فیصل آباد
4۔ سنٹرل جیل راولپنڈی (تعمیر کا کام آخری مرحلے میں ہے)

سنٹرل جیل لاہور میں سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے تمام جیلوں میں سٹاف بھرتی ہونے کے بعد یہ سہولت میسر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سارے foreign countries میں قیدی خواتین کو restoration of conjugal rights کی اجازت ہوتی ہے لیکن صرف ہمارا واحد ملک ہے جہاں پر یہ section A-545 quote کر رہے ہیں اس پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں دو اڑھائی سال ڈپٹی سیکرٹری جیل خانہ جات رہا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں پر آج تک کبھی بھی اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ذرا ان کی بات سنیں کہ کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہی اگر بات چیت کرنی ہے تو بے شک باہر گپ شپ لگا لیں مجھے اعتراض نہیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہاں فرما رہے ہیں کہ انہوں نے کچھ جگہوں پر restoration of conjugal rights کی اجازت دی ہے لیکن جہاں تک میرا مشاہدہ ہے آج تک کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! پورے پاکستان میں آج تک کسی صوبے میں فیملی رومز نہیں بنے لیکن یہ بھی پنجاب حکومت کا اعزاز ہے کہ ہمارے ہاں ملتان، لاہور اور فیصل آباد میں یہ فیملی رومز مکمل ہو چکے ہیں اور راولپنڈی کے بھی تقریباً 65 فیصد مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم نے لاہور کے لئے سٹاف بھی بھرتی کر لیا ہے اور دوسرا بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔ ہم نے ڈی سی او کو authorizes کیا ہے کہ DCO confirm کرے گا اور جو خواتین درخواستیں دیں گی انہیں ان کے خاوند کے ساتھ تین دن کے لئے جیل ڈیپارٹمنٹ کے خرچے پر رکھا جائے گا اور وہ اپنے چھ سال کے بچوں تک کو بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ ڈی سی او اسے allow کرے گا، وہی نادرا اور دوسرے data سے information لے کر confirm کرے گا کہ درخواست دینے والی واقعی اس کی بیوی ہے۔ ہم اسے جلد ہی شروع کرنے جا رہے ہیں، لاہور کا سٹاف بھرتی ہو گیا ہے اور باقی بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف future کی بات کر رہے ہیں لیکن آج تک اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا جبکہ ساری دنیا میں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات مان گئے ہیں اور کر رہے ہیں.Question Hours is over now

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جیل افسران کے صوبے کی مختلف جیلوں میں تعیناتی کی تفصیلات

*2386: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جیل رولز کے مطابق سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کتنے عرصے تک ایک ضلع میں تعینات رہ سکتے ہیں اور ان کو صوبے کی مختلف جیلوں میں تعینات کیوں نہیں کیا جاتا، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ایسے کتنے افسران ہیں جنہوں نے سروس کا زیادہ حصہ ایک ہی ضلع میں گزارا ہے ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ گورنمنٹ کی وضع کردہ ٹرانسفر پالیسی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، کے مطابق افسران کے تبادلہ کا عرصہ تین سال مقرر کیا گیا ہے اور ان کو صوبہ کی مختلف جیلوں میں ہی تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں تحریر عرض ہے کہ جن افسران کا عرصہ تعیناتی ایک ہی ضلع میں زیادہ ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تفصیلات

*2620: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات نے صوبہ پنجاب کی کتنی جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے؟

(ب) سال 2012 کے دوران کل کتنی جیلوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ ہذا میں پنجاب انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم (PIMS) کے تحت قیدیوں / حوالاتیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے (UNODC) کے تعاون سے پائلٹ پراجیکٹ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں ایک جامع ڈیٹا بیس سسٹم کے تحت قیدیوں / حوالاتیوں کے متعلق ہر طرح کی معلومات (ذاتی، جوڈیشل، ہیلتھ پروفائل وغیرہ) کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ اس پائلٹ پراجیکٹ کی کامیابی کے بعد پنجاب کی بقیہ 31 جیلوں میں اسی طرز پر یونیفارم سافٹ ویئر سسٹم تشکیل دے دیا جائے گا۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ 2012 میں کسی بھی جیل کا ڈیٹا باقاعدہ طور پر کمپیوٹرائزڈ نہ ہوا ہے۔ تاہم صوبے بھر کی جیلوں میں دفتری امور سرانجام دینے کے لئے جو کمپیوٹر استعمال ہوتے ہیں ان میں انفرادی طور پر قیدیان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

لاہور: گلبرگ ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی معافی کی تفصیلات

*3479: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں سال 13-2012 کے دوران کن کن کو پراپرٹی ٹیکس معاف کیا گیا، ان کے نام اور پراپرٹی ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ ٹیکس ان کو کس بناء پر معاف کیا گیا؟

(ج) یہ ٹیکس کس کی اجازت سے معاف کیا گیا؟

(د) اس وقت کن کن کے پراپرٹی ٹیکس کی معافی کے کیس محکمہ کے پاس زیر التواء ہیں؟

(ہ) حکومت کس پراپرٹی پر ٹیکس میں رعایت / معافی دے سکتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب اربن ایموایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے تحت مندرجہ ذیل نوعیت واستعمال کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔
2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ، گردوارہ، رفاہی ہسپتال، ڈسپنسریاں، یتیم خانے، خیراتی ادارے وغیرہ۔
3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔
4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔
5) ایک سے لے کر 5 مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے کیٹیگری "اے"۔

(ج) منسلکہ تفصیل میں ٹیکس معاف کرنے کی مجاز اتھارٹی ہر پراپرٹی کے سامنے درج ہے۔

(د) رفاعی ادارہ جات / حجاز ہسپتال، ممتاز بختاور میموریل ٹرسٹ، شوکت خانم میموریل ٹرسٹ، ہجویری فاؤنڈیشن، فاطمہ میموریل ہسپتال، مختار شاہ فاؤنڈیشن، لیٹن رحمت اللہ ہسپتال، کریسنٹ سکول وغیرہ برائے سال 13-2012 زیر التواء ہیں۔

(ہ) اس کا جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے تاہم پراپرٹی کے استعمال اور اس کی نوعیت میں تبدیلی کے مطابق ٹیکس کے بارے میں بمطابق قانون فیصلہ کیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن سے پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*3587: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور سے سال 13۔2012 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ب) اس ٹاؤن میں ایک لاکھ سے زائد کن کن افراد / فرموں / اداروں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، ان کے نام اور وصول کردہ ٹیکس کی تفصیل نیز ان کی اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس حکومت نے وصول کرنا ہے؟

(د) جن جن سے 50 ہزار یا اس سے زیادہ پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے ان کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے جو ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے عہدے اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات سے دوران سال 13-2012 میں 70,143,946/۔ پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4,140/۔ ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ 16,633,814/۔ ٹیکس واجب الادا ہے۔

(د) تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3270: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ پر فصل کاشت کی جاتی ہے یا خالی پڑا ہے یا کوئی دیگر استعمال میں ہے؟

(ب) اس جیل کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس جیل کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں، کیا ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس جیل کے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں، تفصیل گریڈ 9 اور اوپر کے ملازمین کی فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور کا کل رقبہ 62 ایکڑ اور 4 کنال ہے جس میں سے 43 ایکڑ رقبہ پر جیل بلڈنگ پر مشتمل ہے بقایا رقبہ پر جیل سٹاف کالونی، وارڈر لائنز، ملاقات شیڈ، انتظار گاہ اور پریڈ گراؤنڈ شامل ہے۔

(ب) اس جیل میں ملازمین کی تعداد 792 ہے۔ گریڈ عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل لاہور کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جبکہ سال 12-2011 اور 13-2012 کا آڈٹ ہو چکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011-12

مالی سال 12-2011 کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے 16 ہیں۔ ان میں سے گیارہ آڈٹ پیرے ایڈوانس ہیں۔ یہ ایڈوانس پیرے SDAC میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں اور سات پیرے settled ہو گئے ہیں۔

باقی پانچ پیرے ordinary پیرے ہیں جن کی DAC میٹنگ ابھی تک نہ ہوئی ہے۔

2012-13

مالی سال 13-2012 کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے 16 ہیں۔ ان میں سے پانچ آڈٹ پیرے ایڈوانس ہیں۔ یہ ایڈوانس پیرے SDAC میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں تاہم منٹس ابھی تک وصول نہ ہوئے ہیں۔

باقی گیارہ پیرے Ordinary پیرے ہیں۔ جن کی DAC میٹنگ ابھی تک نہ ہوئی ہے۔

(د) اس جیل میں ملازمین کے خلاف چل رہی انکوائریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اکٹھی ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3748: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 13-2012 اور 14-2013 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو رقم اکٹھی ہوئی، اس کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال وار ٹارگٹ بتائیں، کیا ٹارگٹ سے کم آمدن ہوئی یا زیادہ؟

(ج) ان سالوں کے دوران کن کن ملازمین کے خلاف پراپرٹی ٹیکس کی غلط وصولی و دیگر بے قاعدگیوں پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ان کے نام وعہدہ وسزا سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیرآبکاری و محصولات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں 13۔2012کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ1930.492ملین وصول ہوئے جبکہ سال14۔2013کے دوران مارچ2014تک1885.833ملین وصول ہو چکے ہیں۔

(ب) 13۔2012کے دوران ضلع لاہور کا پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ2043.500ملین تھا جبکہ وصولی پراپرٹی ٹیکس1930.5ملین تھی جو کہ ٹارگٹ 94.4فیصد تھی۔ سال14۔2013کے دوران پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ2372.6ملین ہے اور مارچ تک وصولی1885.8ملین وصول ہو چکے ہیں جو ٹارگٹ کا79.5فیصد ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*3347: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں اس وقت تمام کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کی جب سے بھرتی ہوئی ہے اس میں کتنی بار توسیع کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جناب چیف منسٹر پنجاب کے حکم کے باوجود ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا۔اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں اس وقت کنٹریکٹ ملازمین کی کل تعداد740ہے۔

(ب) جن ملازمین کا عرصہ کنٹریکٹ پورا ہوا ان کے کنٹریکٹ کی مدت میں ایک بار توسیع کی گئی ہے۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کئے جانے کا عمل ہوم ڈیپارٹمنٹ(مجاز اتھارٹی) کے پاس زیر غور ہے۔

(د) جی ہاں!حکومت پنجاب ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ عمل جلد پایۂ تکمیل تک پہنچنے کا امکان ہے۔

قیدیوں کو لے جانے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3625: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیل سے عدالت لانے والی گاڑیوں میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کو گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے، مناسب وینٹی لیشن کے لئے جگہ بھی بہت تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے جولائی اور اگست کے مہینوں میں سانس گھٹنے سے کئی قیدی بے ہوش ہو جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان گاڑیوں میں انسان دوست سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قیدیوں کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔ کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے۔ چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں۔ دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمد و رفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی۔ البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائر کنڈیشنز نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(ج) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے۔ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائر کنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*3772: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس وقت کتنے قیدی موجود ہیں؟

(ج) کیا قیدیوں کی تعداد گنجائش کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس گنجائش کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 500 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 2014-05-15 کو 780 اسیران مقید تھے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسیران کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں دو عدد بیرکس برائے عارضی قیدی سزائے موت کی تعمیر کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس سے جیل ہذا میں اسیران کو مقید کرنے کی گنجائش میں مزید 120 کا اضافہ ہو جانے سے کل 620 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہو جائے گی۔

سنٹرل جیل جھنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3782: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل جھنگ میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں؟

(ب) اس وقت جیل میں کتنے قیدی گنجائش سے زیادہ قید ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت قیدیوں کی تعداد کے مطابق جیل کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) سنٹرل جیل جھنگ میں 11-2010 تا 14-2013 کون سے ادارے کو کھانے پینے کی اشیاء کا ٹھیکہ دیا جاتا رہا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ملاقات کرنے والوں سے سرعام رشوت لی جاتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت نے ان تمام مسائل سے بچنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور مذکورہ عرصہ میں رشوت کے الزام میں کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں اس وقت 1840 نفر قیدی / حوالاتی مقید ہیں۔

(ب) اب تک ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں تقریباً 924 اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں اسیران کو قانون کے مطابق تمام سہولیات میسر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) علاج معالجہ کے لئے ہسپتال 24 گھنٹے ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی موجودگی۔

(ii) ایمرجنسی کی صورت میں بیمار اسیران کو فوری طور پر سول ہسپتال میں منتقل کیا جاتا ہے۔

(iii) گورنمنٹ کے منظور شدہ مینو کے مطابق کھانے پینے کی سہولت جس میں ایک ہفتے میں چار مرتبہ چکن اور دو مرتبہ بڑا گوشت بھی شامل ہے۔

(iv) تمام اسیران کی قانون کے مطابق ان کے لواحقین سے ملاقات۔

(v) لاوارث اور ایسے اسیران جن کے لواحقین ان کی ملاقات کے لئے نہ آتے ہوں ان کو قانونی چارہ جوئی کے لئے مفت وکیل کی فراہمی۔ اس کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ روزانہ کی بنیاد پر دوران وزٹ اسیران کے تمام ایسے جائز مسائل جن کا حل ممکن ہو اس کو فوری طور پر حل کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب ڈسٹرکٹ جیل جھنگ کو اسیران کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں ترقیاتی سکیم مالی سال 15-2014 میں شامل کی گئی ہیں:

1۔ تعمیر 2 عدد بارکس ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

2۔ تعمیر 32 عدد ڈیتھ سیلز ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

3۔ زنان خانہ کی توسیع ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

(ہ) دوران سال 11-2010 تا 14-2013 گورنمنٹ کی رجسٹرڈ شدہ فرمز / ٹھیکیداران کی جانب سے کھانے پینے کی اشیاء سپلائی کی جاتی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں ملاقات کرنے والے کسی بھی فرد سے بالکل بھی رشوت نہ لی جاتی ہے۔ مذکورہ عرصہ میں ڈسٹرکٹ جیل جھنگ پر رشوت ستانی کے الزام میں چار ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

منڈی بہاؤالدین جیل میں باؤنڈری وال سے متعلقہ تفصیلات

93: سید طارق یعقوب: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منڈی بہاؤالدین ڈسٹرکٹ جیل کی باؤنڈری وال کے ساتھ الگ سے ایک دیوار تعمیر کی جا رہی ہے؟

(ب) تین طرف سے تعمیر کے بعد ایک طرف سے یہ دیوار چھوڑ دی گئی ہے؟

(ج) دہشت گردی کے پیش نظر اگر اس دیوار کو بنانا بھی ضروری ہے تو اس کی تعمیر میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین کی باؤنڈری کے ساتھ جیل ہذا کی سکیورٹی کے لئے سکیورٹی وال زیر تعمیر ہے۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سکیورٹی وال جیل ہذا کے تین اطراف سے مکمل ہو چکی ہے جبکہ مغرب کی طرف سے مذکورہ سکیورٹی وال ابھی زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر کا کام تاحال ضلعی پولیس کی انتظامیہ کے بے بنیاد اعتراض کی وجہ سے التواء کا شکار ہے۔

(ج) ملک میں موجودہ سکیورٹی کی صورتحال اور دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے پیش نظر سکیورٹی وال کی تعمیر از حد ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی شر پسند عنصر جیل کی مغربی سائیڈ سے بآسانی جیل میں داخل ہو سکتا ہے ضلع پولیس کی انتظامیہ کو اعتراض ہے کہ مجوزہ سکیورٹی وال تھانہ سٹی منڈی بہاؤالدین کے رقبہ میں آتی ہے جبکہ اسسٹنٹ کمشنر ریونیو منڈی بہاؤالدین کی رپورٹ کے مطابق مجوزہ سکیورٹی وال محکمہ جیل خانہ جات پنجاب کی ملکیتی زمین کے اندر واقع ہے اور سکیورٹی وال کی تعمیر کے لئے 16 Ft جگہ درکار ہے وہ محکمہ جیل کی ملکیتی زمین میں موجود ہے لیکن اس رپورٹ کے باوجود ضلع پولیس کی انتظامیہ تحفظات رکھتی ہے محکمہ داخلہ پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر SO(Prs)10-10/2014 (Prov) مورخہ 24۔اپریل2014 کے تحت کمشنر گوجرانوالہ کو ہدایت کی ہے کہ معاملہ فوری حل کیا جائے اس وقت کمشنر اس معاملے کے حل کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

212:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں14۔2013کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں موٹر وہیکل ٹیکس میں کل آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدے کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1	جاوید افتخار، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	2	تنویر عباس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر
3	محمد اسلم، جونیئر کلرک	4	اسد حنیف، جونیئر کلرک
5	سجاد حسین، ڈیٹا انٹری آپریٹر	6	کامران شہزاد، ڈیٹا انٹری آپریٹر
7	فہد حسین، ڈیٹا انٹری آپریٹر	8	محمد سلیم، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل

(ب) ضلع ساہیوال میں مالی سال14-2013 میں کل -/134,673,913روپے موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن ہوئی۔

(ج) مذکورہ عرصہ 14-2013 میں33080 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں جن میں220 موٹر کاریں، 31,429 موٹر سائیکلیں اور1,431 کمرشل گاڑیاں شامل ہیں۔

گجرات: جیل میں بیرکوں سے متعلقہ تفصیلات

94:چودھری محمد اشرف: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات جیل میں کتنی بیرکیں ہیں اور قیدیوں / حوالاتیوں کی اس وقت تعداد کتنی ہے اور گنجائش سے کتنے لوگ زیادہ ہیں؟

(ب) اگر ہمیشہ گنجائش سے زیادہ قیدی / حوالاتی ہوتے ہیں تو کیا مزید کمروں / بیرکوں کا انتظام کرنے کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے یا کب تک انتظام کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں بارکوں کی تعداد12 ہے اس کے علاوہ ہسپتال، ملحقہ بیرک کمسن اسیران، حفاظتی بیرک اور سزائے موت کے 26 سیل بھی ہیں۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 377 نفر اسیران کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت جیل ہذا میں تقریباً1400اسیران بند ہیں جو گنجائش سے تقریباً1000اسیران زائد ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں گنجائش سے زائد اسیران بند ہیں۔ نیو جیل پورشن زیر تعمیر ہے جس میں دو عدد بیرکس، کمسن کے ہمراہ بیرک اور ہسپتال شامل ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تعمیر کے بعدover crowdingمیں کافی حد تک کمی ہو جائے گی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پراپرٹی ٹیکس دینے والے انڈسٹریل یونٹ کی تفصیلات

224:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہوا، اس مد میں 2012-13 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا۔ایوان کو تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں12-2011اور13-2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے کتنی آمدن ہوئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا محکمہ کو13-2012 کے دوران ان مدات میں جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ حاصل کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ریٹنگ ایریاز میں انیس انڈسٹریل یونٹ پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے اور اس مد میں سال13-2012 کے دوران-/74181 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔ تفصیلات جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں12-2011اور13-2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیلات جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سال 13-2012 میں دیئے گئے ٹارگٹ 123.435 ملین کا 109.8572 ملین وصول کئے گئے جو کہ دیئے گئے ٹارگٹ کا 89 فیصد ہے۔

صوبہ بھر میں بچوں کی جیلوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

169: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں مرد، بچوں اور خواتین کو ایک ہی جگہ قید رکھا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بچوں کے لئے الگ جیلیں بنانے اور وہاں پر لیڈیز عملہ تعینات کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نئی جیلیں بن جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں مرد اسیران کے لئے الگ بیرکیں ہیں اور اسی طرح بچوں کے لئے ہر جیل میں Juvenile وارڈ بنی ہوئی ہیں جہاں صرف اٹھارہ سال تک کی عمر والے بچوں کو رکھا جاتا ہے اور اسی طرح جیل میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنی ہوئی ہے جہاں خواتین کو مردوں سے الگ رکھا جاتا ہے اور ان کی نگہداشت کے لئے زنانہ عملہ تعینات ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب بورسٹل وزنانہ جیل راولپنڈی میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی زمین کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر راولپنڈی سے خط وکتابت جاری ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں درج ذیل ڈسٹرکٹ جیلیں زیر تعمیر ہیں جن میں نوعمر وارڈ اور خواتین وارڈ بھی شامل ہیں خواتین وارڈ میں لیڈیز عملہ ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ سیریل 1 سے 4 جیلیں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے فنڈز مختص کر دیئے ہیں جبکہ سیریل نمبر 5 تا 10 جیلوں کا تعمیراتی کام جاری ہے اگر ان سکیمز کو مکمل فنڈز فراہم کر دیئے جائیں تو جلد ہی جیلیں مکمل ہو جائیں گی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	جیل کا نام	مکمل ہونے کی متوقع تاریخ
1	ڈسٹرکٹ جیل بھکر	30-11-2014
2	ڈسٹرکٹ جیل لیہ	31-12-2014
3	ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن	31-12-2014

4	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	31-12-2014
5	ڈسٹرکٹ جیل نارووال	30-06-2016
6	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد	30-06-2016
7	ڈسٹرکٹ جیل خانیوال	30-06-2016
8	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	30-06-2016
9	ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	30-06-2016
10	سب جیل شجاع آباد	30-06-2016

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پلازوں سے موصول ہونے والا پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

225: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 13-2012 میں کون کون سے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا، جن سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا، ان کی تفصلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 13-2012 میں پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد سے -/584835 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔ تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں اور اس سال کسی پلازہ کے ذمہ ٹیکس بقایا نہ رہا ہے۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں قائم صنعتوں سے متعلقہ تفصیلات

170: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کی کون کون سی جیل میں کون کون سی صنعتیں قائم ہیں؟

(ب) اگر ان صنعتوں میں کام کرنے والے قیدیوں کو کوئی معاوضہ ادا کیا جاتا ہے تو کون سی شرح سے ادا کیا جاتا ہے؟

(ج) جو اساتذہ قیدیوں کو صنعتی کام کی تربیت دیتے ہیں ان کو appoint کرنے کا کیا criteria ہے؟

(د) ان جیلوں میں قائم صنعتوں میں کون کون سی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اور ان سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کی مندرجہ ذیل جیلوں پر صنعتیں قائم کی گئی ہیں:

سنٹرل جیل لاہور	قالین بانی، کٹ بکس، چار پائی فریم لوہا و کاٹن نوار
سنٹرل جیل ساہیوال	قالین بانی، دری بانی و ادنیٰ کمبل برائے اسیران
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	قالین بانی، و کاٹن نوار
سنٹرل جیل فیصل آباد	قالین بانی، دری ملازمین، قیدی چادر، ہسپتال بیڈ شیٹ، ہسپتال کمبل، فینائل و کاٹن نوار
سنٹرل جیل میانوالی	قالین و دریاں
سنٹرل جیل راولپنڈی	قالین، قالین اڈا، ہسپتال بیڈ مع سائیڈ لاکر، چار پائیاں و کاٹن نوار
سنٹرل جیل ملتان	ٹیکسٹائل / ٹیلرنگ، کارپینٹری و قالین بانی
سنٹرل جیل بہاولپور	قالین، فرنیچر، قیدی دری، فرشی دری، کاٹن نوار و یونیفارم وارڈ گارڈ
سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان	کاٹن نوار
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	فٹبال سلائی
ڈسٹرکٹ جیل جہلم	قالین
وومن جیل ملتان	لیڈی وارڈ یونیفارم، زنانہ قیدی کپڑے و کشیدہ کاری

(ب) قیدیوں کو کام کرنے کے لئے کوئی اجرت نہیں دی جاتی تاہم سزا میں ماہانہ پانچ یوم معافی دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں پرائیویٹ ٹھیکیدار کو فٹ بال کے لئے قیدی لیبر لیز پر دی ہوتی ہے جو کہ فی فٹبال سلائی کے 32 روپے دیتا ہے جو کہ قیدی کو ادا کئے جاتے ہیں۔

(ج) قیدیوں کی صنعتی تربیت کے لئے مختلف اساتذہ کو حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔ بھرتی سے پہلے ان اساتذہ کرام کی تعلیمی قابلیت اور فنی علوم پر دسترس کو تحریری و زبانی امتحان کے ذریعے پرکھنے کے بعد منتخب کیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں قالین بانی، کٹ بکس، چار پائی فریم، کاٹن نوار، دری بانی، ادنیٰ کمبل برائے اسیران، قیدی دری، دری ملازمین، فرشی دری، قیدی چادر، ہسپتال بیڈ شیٹ، ہسپتال کمبل، فینائل، ٹیکسٹائل / ٹیلرنگ، فرنیچر، سرکاری یونیفارم اور سلائی کڑھائی کا کام کیا جاتا ہے۔ جیلوں میں قائم صنعتوں سے سالانہ تقریباً -/2,90,00,000 روپے آمدن ہوتی ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

259: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 13-2012 اور 14-2013 میں کل کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس کا آخری سروے کب کرایا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں مالی سال 13-2012 میں مبلغ -/53,316,903 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا اور مالی سال 14-2013 میں مبلغ -/56,788,816 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس کا آخری سروے مالی سال 14-2013 میں کروایا گیا جس کا اطلاق یکم اگست 2014 سے ہو چکا ہے۔

صوبہ بھر میں جیلوں میں قیدیوں کو فراہم کردہ اشیاء سے متعلقہ تفصیلات

171: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیلوں میں قیدیوں کو ایک ہفتہ کے دوران کھانے پینے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کون کون سی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں، لسٹ فراہم کی جائے؟

(ب) ہفتہ میں ایک قیدی کو کتنی دفعہ گوشت کتنی مقدار میں فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) جن قیدیوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ اس کے عوض ان کو روزانہ کی بنیاد پر کتنا معاوضہ دیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ہفتہ وار خوراک menu ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) قیدیوں کو ہفتہ میں 6 دفعہ گوشت مرغی فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ میں فراہم کردہ گوشت مرغی کی کل مقدار 540 گرام ہے۔

(ج) قیدیوں کو کام کرنے کے لئے کوئی اجرت نہیں دی جاتی تاہم سزا میں ماہانہ پانچ یوم معافی دی جاتی ہے۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں پرائیویٹ ٹھیکیدار کو فٹبال کے لئے قیدی لیبر لیز پر دی ہوئی ہے جو کہ فی فٹ بال سلائی کے 32روپے دیتا ہے جو کہ قیدی کو ادا کئے جاتے ہیں۔

لاہور: موٹر برانچ فرید کورٹ ہاؤس میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

276: **محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موٹر برانچ فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں تعینات ای ٹی اوز اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس برانچ میں سال 2012 اور سال 2013 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں، ان سے محکمہ کو کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج) مذکورہ ملازمین میں سے کون کون سے ایک ہی جگہ عرصہ پانچ سال سے زائد تعینات ہیں؟

(د) ان کو یہاں سے ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کس کس آپریٹر اور ای ٹی اوز کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی کہاں کہاں چل رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) موٹر برانچ فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں چار ای ٹی اوز اور بیس ڈیٹا انٹری آپریٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) سال 2012 میں -/3,27,722 اور سال 2013 میں -/3,89,045 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ان میں سے ہونے والی آمدن کی مد اور سال وار تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ج) کوئی ایسا ای ٹی او یا ڈیٹا انٹری آپریٹر نہ ہے جو ایک ہی جگہ پر پانچ سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہو۔

(د) جز (ج) کی روشنی میں جز (د) کا جواب دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:کیمپ جیل میں قیدیوں کو فراہم کردہ ادویات سے متعلقہ تفصیلات

172: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال13۔2012 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ب) نیز سال13۔2012 میں کیمپ جیل لاہور میں ادویات کی خرید کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سال13−2012 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو -/8,31,187 روپے مالیت کی کل ادویات فراہم کی گئیں۔

(ب) سال13−2012 میں کیمپ جیل لاہور میں ادویات کی خرید کے لئے -/5,80,000 روپے بجٹ رکھا گیا تھا۔

ڈی جی ایکسائز کو فراہم کئے گئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

277: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈائریکٹر جنرل ایکسائز و ٹیکسیشن لاہور کو مالی سال14۔2013 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ڈائریکٹر جنرل ایکسائز و ٹیکسیشن لاہور کو مالی سال14−2013 کے دوران مبلغ -/623,037,000 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

(ب) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ -/84,571,407 روپے اور ٹی اے / ڈی اے پر مبلغ -/842,711 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/3,687,572 روپے اور پٹرول پر مبلغ -/4,827,863 روپے خرچ ہوئے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

249: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کل کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی پڑی ہیں؟

(ج) اس جیل میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) مذکورہ ڈسٹرکٹ جیل میں کتنے غیر ملکی افراد کس کس جرم میں سزا کاٹ رہے ہیں، تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت جیل ہذا پر کل 395 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت جیل ہذا پر درج ذیل 41 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	وومن میڈیکل آفیسر	17	02	01	01
2	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	17	03	02	01
3	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	16	03	02	01
4	ہیڈ کلرک	14	01	00	01
5	سینئر کلرک	09	02	01	01
6	ڈینٹل ٹیکنیشن	09	01	00	01
7	ہیڈوارڈر	07	30	24	06
8	لیڈی ڈسپنسر	06	01	00	01
9	ایکسرے آپریٹر	06	01	00	01
10	لیب ٹیکنیشن	06	01	00	01
11	ڈارک روم اٹنڈنٹ	05	01	00	01
12	وارڈر	05	292	273	19
13	فیمیل وارڈر	05	04	03	01
14	باربر	05	01	00	01
15	الیکٹریشن	05	01	00	01
16	پلمبر	04	01	00	01
17	کک	02	02	01	01
18	سویپر	02	29	28	01

(ج) جیل ہذا کے پاس دو عدد گاڑیاں ہیں:

ایک عدد سوزوکی بولان ایمبولینس بیمار اسیران کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔

ایک عدد سوزوکی بولان کیری ڈبہ جیل انتظامیہ کے زیر استعمال میں ہے۔

(د) جیل ہذا میں کوئی غیر ملکی اسیر قید نہ ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کی گنجائش سے متعلقہ تفصیلات

283: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں کتنے قیدی / حوالاتی کو بند کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) یہ جیل کتنے رقبے پر مشتمل ہے، اس کی عمارت کتنے رقبہ پر ہے نیز زرعی رقبہ کی تفصیل بھی بیان کی جائے نیز اس جیل میں کتنی بیرکس اور سیل ہیں؟

(ج) اس جیل کے 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات بتائیں؟

(د) مذکورہ جیل کا زرعی رقبہ کن کے زیر قبضہ ہے، زرعی زمین سے ہونے والی آمدن سے بھی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال 1565 قیدی / حوالاتی کے لئے بنائی گئی ہے اور تاحال جیل ہذا میں تقریباً 3900 قیدی / حوالاتی مقید ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 154 ایکڑ، چار کنال اور گیارہ مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	ایکڑ	کنال	مرلہ
جیل کا کل رقبہ	154	04	11
جیل کی عمارت کا رقبہ	55	00	00
جیل کالونی کا رقبہ	60	00	00
جیل کا زرعی رقبہ	10	04	11
مختص برائے ٹریننگ کالج	29	00	00

اس جیل میں موجود بیرکس اور سیل کی تعداد درج ذیل ہے:

پنشمنٹ سیلز	72 عدد
ڈیتھ سیلز	89 عدد
سی پی وارڈز	05 عدد
بیرکس	15 عدد
زنانہ بیرکس	02 عدد
ہسپتال سیلز	14 عدد
ہسپتال بیرکس	02 عدد
کچن مع بیرکس	01 عدد
بی کلاس شیڈ	01 عدد
نوعمر بیرکس	02 عدد

(ج) اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جیل ہذا کا زیر کاشت رقبہ پر موسموں کی مناسبت اور اسیران کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مختلف اقسام کی سبزیات و فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ جن کی آمدن کی تفصیل دوران سال 14-2013 درج ذیل ہے:

1۔ گندم	19 ایکڑ	مبلغ -/223754 روپے
2۔ چارہ بریسم	08 ایکڑ	مبلغ -/463020 روپے
3۔ سبزی	30 ایکڑ 04 کنال	مبلغ -/1327225 روپے
4۔ چارہ جوار مکئی	22 ایکڑ	مبلغ -/336700 روپے

درج بالا فصلیں / سبزیات جو کہ سال میں ایک سے زائد بار کاشت ہوئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے کہ اس میں آپ کا بھی ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 2۔جنوری 2015 کو شوگر کین پر بحث ہو گی لہذا جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو لکھوا دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے پڑھنا شروع کیا تھا ایسے لگتا تھا کہ معزز ممبران کو 2۔جنوری کی رات کو آپ سپیشل ڈنر دیں گے۔ لگ ایسے رہا تھا لیکن بعد میں شوگر کین نکل آیا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری بات سن لیجئے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آج صبح آپ کی خدمت میں اور ایوان میں عرض کیا تھا کہ انار کلی میں جو آگ کا واقعہ ہوا ہے اسے light نہ لیں، اس میں متعلقہ محکمے کو بلائیں اور اس پر بحث کرائیں۔ یقین کریں کہ والڈ سٹی کا سارا علاقہ اور یہ جو لاہور کا business hub ہے یہ سخت خطرے میں ہے۔ آپ اس پر مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ حکومت کے نوٹس میں لا رہے ہیں اور پھر اس کے بعد آپ کو بتائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جی، بڑی مہربانی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایل پی جی کی قیمت میں اضافہ

محترمہ تحسین فواد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! پہلے ایل پی جی گیس 150 روپے کلو تھی لیکن آج کل 230 روپے کلو فروخت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ مسائل کا سامنا ہے لہذا میں یہ درخواست کروں گی کہ اس پر action لیا جائے۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! یہ بات نوٹ کریں اور متعلقہ منسٹر کو اس کے بارے میں ہدایات جاری کرنے کا کہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے اس بارے میں پہلے ہی نوٹس لے لیا ہے، ایل پی جی گیس کی قیمت کو کم کر دیا گیا ہے اور اس میں مزید بھی کمی کا امکان ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کمیٹی کے تحت اور سیکشن 144 کے تحت یہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ وفاقی حکومت صرف distribution کی حد تک ذمہ دار ہے جبکہ قیمتوں کو پنجاب حکومت نے کنٹرول کرنا ہے۔ پنجاب حکومت کو ایل پی جی گیس کی قیمتوں پر ہر صورت کنٹرول کرنا چاہئے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! لوگوں کی یہ پریشانی دُور کروائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر درست فرما رہے ہیں۔ ضلعی حکومت نے اس پر action لینا ہوتا ہے اور وہ already اس پر action لے رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ٹینڈے یا گھیا دو روپے کلو مہنگے ہو جاتے ہیں تو اس کے لئے میٹنگ ہوتی ہے۔ یہاں ایل پی جی گیس کی قیمت فی کلو 60 روپے بڑھا دی گئی ہے لیکن کوئی اس جانب توجہ نہیں دے رہا۔ Nobody is carrying.

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔پہلی قرارداد محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معذور افراد کی سہولت کے لئے سرکاری عمارتوں اور تفریحی مقامات پر سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ بنانے کا مطالبہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور ہم یہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔آپ اس پر question put کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو لازمی قرار دینے اور مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرکے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

جناب سپیکر! ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ 14 کروڑ Sims میں سے صرف دس فیصد کا data صحیح ہے۔ باقی تمام موبائل فون اس وقت ہماری قوم اور ملک کے لئے سخت خطرے کا باعث ہیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرکے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب ہمیشہ بہت genuine باتیں کرتے ہیں اور یقیناً یہ بھی ایک genuine بات ہے۔ میری آپ کی وساطت سے ان سے اتنی درخواست ہے کہ اس قرارداد میں تھوڑی سی ترمیم کرلی جائے۔ اس قرارداد کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ "اس ایوان کی رائے ہے" کی بجائے "یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے" کے الفاظ کردیئے جائیں تو پھر مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ معاملہ وفاقی حکومت کے domain میں آتا ہے اس لئے یہ الفاظ لکھنا ضروری ہیں۔ اگر شیخ علاؤالدین صاحب اس پر رضامند ہوں تو پھر اس قرارداد کو پاس کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید و فروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کر کے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اس وقت Speaker Box میں ہمارے قابل احترام فیصل ممتاز راٹھور، وزیر پانی و بجلی، حکومت آزاد کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ہم سب ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر معزز مہمان کو خوش آمدید کہا)

اب تیسری قرار داد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ وہ آج نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ کے مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دینے مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! حکومت اس کے لئے بالکل تیار ہے، حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور اس پر پیشرفت بھی ہو چکی ہے۔ میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی feasibility report تیار ہو گئی ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ 2015-16 کے بجٹ میں اس کو reflect کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب پانچویں قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم این جی اوز کا آڈٹ کرانے کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

جناب سپیکر! ایک چیز نوٹ کیجئے گا کہ تمام خواتین کی ترقی اور بہبود کی پرائیویٹ تنظیموں اور این جی اوز کو جو ابھی رجسٹرڈ نہیں ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی قرارداد پڑھ دی ہے۔اب تشریف رکھیں۔ میں پہلے منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں اور اس کے بعد اس پر بات کرنا ضروری ہوا تو پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہر محکمہ اپنے طریقہ اور اپنے ordinance کے ذریعہ این جی اوز کو register کرتا ہے۔اس قرارداد میں صرف اتنی ترمیم کر لی جائے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ متعلقہ محکمہ جات کے قوانین کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا اس کو amend کر لیا جائے کیونکہ یہ اس میں ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ متعلقہ محکمہ جات کے قوانین کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2۔جنوری 2015 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔